www.KitaboSunnat.com

رسوخ المصطفویۃ

شرح اتحاف البریۃ

مولف

قاری محمد مصطفی راسخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

شرح المتن

لَكَ الْحَمْدُ يَااَللهِ وَالشُّكْرُ سَـرْمَدَا	هَدَيْتُ إِلَى الْإِيْمَانِ مِنْكَ تَفَضُّلَا
وَأَنْزَلْتَ قُرْأَنَـا وَأَرْسَلْتَ احْمَـدَا	عَلَيْهِ صَلَاةُ اللهِ مَا ذِكْـرُهُ عَــلَا

’’اے اللہ! تمام تعریفیں اور تمام شکرانے ہمیشہ تیرے ہی لئے ہیں، تو نے نور ایمان کی طرف (ہماری) راہنمائی کی یہ تیرا بہت بڑا فضل ہے۔ اور تو نے قرآن مجید نازل فرمایا، اور جناب احمد ﷺ کو مبعوث فرمایا، ان پر اس اللہ کی رحمت ہو جس کا ذکر بلند ہے۔‘‘

شرح: ناظم علامہ محقق فضیلۃ الشیخ المقری حسن خلف الحسینی نے کتاب اللہ کی اقتداء اور سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اپنی اس نظم کو "بسملہ" اور "حمدلہ" سے شروع کیا ہے اور سنت نبوی ﷺ کے مطابق حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا ہے۔

وَبَعْدُ فَخُذْ نَظْمـاً يُحَرِّرُ حِرْزَهُـمْ	عَلَى مَا أَتَى مِنْ فَيْضِ شَيْخِي مُسَلْسَلَا
هُوَ الْحَبْرُ ذُوالتَّحْقِيْقِ قُدْوَةُ عَصْرِهِ	مُحَمَّـدُ الْمُتَـوَلِ عُمْـــدَةُ مَنْ تَـلَا

’’بسملہ اور حمدلہ کے بعد میری اس نظم کو تو تھام لے جو حرزالامانی کے مسائل کی تحریرات میں ہے، اس درست طریق پر جو میرے شیخ کے فیض سے تسلسل کے ساتھ جاری ہوا ہے۔ وہ علامہ، محقق، اپنے زمانے کے پیشوا، اور قاریوں کے سردار، محمد بن احمد المتولی ہیں۔‘‘

شرح: ناظم نے ان اشعار میں اپنی نظم کا موضوع بیان کیا ہے کہ میری نظم امام ابو القاسم بن فیرّہ بن خلف بن احمد الشاطبی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۹۰ھ) کی کتاب ’حرزالأماني ووجہ التهاني، المعروف بالشاطبیہ‘ کے مسائل کی تحریرات سے متعلقہ ہے، اور میں اس نظم میں اکثر مسائل اپنے شیخ محمد بن احمد المتولی (م ۱۳۱۳ھ) کے طریقہ سے لایا ہوں تاکہ خلل اور خطا باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر کو منور فرمائے۔ آمین

وَفِيْـهِ كَثِيْـراً قَدْ أَتَيْتُ بِلَفْظِهِ	عَسَـى اللهُ بِالْإِحْسَانِ أَنْ يَتَقَبَّلَا

اور اس نظم (اتحاف البریۃ) میں، میں کثرت سے ان کے الفاظ لایا ہوں، شاید کہ اللہ تعالیٰ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(احسان کرتے ہوئے) ان کی نیکی کی وجہ سے اس نظم کو قبول کر لے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الاستعاذۃ

إِذَا مَا أَرَدْتَ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ	وَبِالْجَهْرِ عِنْدَ الْكُلِّ فِى الْكُلِّ مُسْجَلَا
بِشَرْطِ اسْتِمَاعٍ وَابْتِدَاءِ دِرَاسَةٍ	وَلَا مُخْفِيًا أَوْ فِى الصَّلَاةِ فَفَصِّلَا

جب بھی تو قرآن مجید پڑھنے کا ارادہ کرے تو مطلقا تمام وجوہ میں تمام قراء کے لئے باآواز بلند شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ بشرطیکہ کوئی سننے والا ہو، اور دراسہ (قراءت و تعلیم یا تعلیم و تعلم) کی ابتدا ہو، اور اس کو باآواز بلند نہ کہہ جب (قاری) آہستہ قراءت کرنے والا ہو، یا نماز میں ہو۔ پس اس کی تفصیل کو تو جان لے۔

شرح: چونکہ تلاوت کے شروع میں أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھا جاتا ہے، چنانچہ ناظم اس بات کو سب سے پہلے لائے ہیں اور ان اشعار میں "استعاذہ" کے محل اور کیفیت کو بیان کیا گیا ہے۔

قوله: إذا ما أردت الدهر...الخ

ناظم نے اپنے اس قول میں سورۃ النحل کی آیت مبارکہ ﴿فَإِذَا قَرَأْتَ ٱلْقُرْءَانَ فَٱسْتَعِذْ بِٱللَّهِ﴾ (النحل:۹۸) کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب بھی قرآن مجید کی تلاوت کرنے کا ارادہ کرو تو ضرور استعاذہ کرو۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے:

إذا أكلت فسم الله، أي إذا أردت الأكل فسم الله

یعنی جب کھانا کھانے کا ارادہ کرو تو بسم اللہ پڑھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ استعاذہ تلاوت شروع کرنے سے پہلے کرنا چاہئے۔

قوله: وبالجهر عند الكل في الكل مسجلا

ناظم یہاں مذہب مختار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمام وجوہ میں تمام قراء کے لئے مطلقا باآواز بلند استعاذہ کیا جائے گا۔ لیکن چند شرائط کے ساتھ، جو اگلے شعر میں آ رہی ہیں۔

قوله: بشرط استماع...الخ

اس شعر میں ناظم نے باآواز بلند استعاذہ کرنے کی دو شرائط ذکر کی ہیں، جن کی تفصیل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

درج ذیل ہے:

① قاری کی قراءت کو کوئی سننے والا موجود ہو۔

② دراسہ (یعنی قراءت و تعلیم یا تعلیم و تعلم) کی ابتداء ہو۔

③ ان دونوں صورتوں میں بآواز بلند استعاذہ کرنا اولیٰ ہے، تاکہ سننے والا شروع سے ہی متوجہ ہو جائے، اور قراءت کا کوئی حصہ اس سے فوت نہ ہونے پائے۔

④ اور اگر آپ تلاوت آہستہ کر رہے ہوں۔

⑤ یا نماز میں تلاوت کر رہے ہوں۔

تو ان دونوں صورتوں میں سرًّا استعاذہ کرنا بہتر ہے، کیونکہ آہستہ تلاوت کی صورت میں أعوذ باللہ کو بآواز بلند پڑھیں گے، تو قراءت کے تمام حصے یکساں نہیں ہوں گے، اور اگر نماز میں بآواز بلند پڑھیں گے، تو شبہ ہو گا کہ أعوذ باللہ شاید قرآن کا جزء اور حصہ ہے، کیونکہ نماز میں عموماً قرآن ہی بآواز بلند پڑھا جاتا ہے۔

پس منظر:

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے 'حرز الامانی' میں بآواز بلند استعاذہ کرنے کے حکم کو مطلقاً بیان کیا ہے، جس سے محسوس ہوتا ہے کہ شاید ہر حال میں بآواز بلند ہی استعاذہ کیا جائے گا، حالانکہ بعض صورتوں میں آہستہ استعاذہ کرنا زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

قال الشاطبی:

إِذَا مَا أَرَدْتَ الدَّهْرَ تَقْرَأُ فَاسْتَعِذْ	جِهَاراً مِنَ الشَّيْطَانِ بِاللهِ مُسْجَلاَ

"جب بھی تو قراءت کا ارادہ کرے، تو بآواز بلند اللہ کی پناہ طلب کر شیطان سے مطلقاً ہر حال میں۔"

وضاحت: جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مطلقاً بآواز بلند استعاذہ کرنا غیر صحیح ہے، بلکہ اس میں تفصیل ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ دو صورتوں میں بلند آواز سے جبکہ دیگر دو صورتوں میں آہستہ آواز سے استعاذہ کیا جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَوَقْفٌ عَلَيْه ثمَّ وَصْلٌ بِأَرْبَع	لَهُمْ وَ اسْتَعِذْ نَدْبًا أَو اوْجِبْ وَوَهَّلَا

اوراس استعاذہ پر وقف ہے، پھر وصل ہے (اور أعوذ، بسم اللہ میں) تمام قراء کے لئے چار وجوہ ہیں۔ اور استعاذہ کرنا ایک قول پر مستحب اور دوسرے قول پر واجب ہے اور یہ (وجوب والا) قول ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

شرح:

قولہ: (ووقف علیہ ثم...الخ)

یعنی أعوذ پر وقف کرنا، یا مابعد کے ساتھ وصل کر کے پڑھنا دونوں وجوہ جائز ہیں۔ أعوذ کے مابعد خواہ بسم اللہ ہو یا قرآن مجید کا کوئی اور حصہ ہو۔ اگر أعوذ کے بعد بسم اللہ ہو تو ناظم کے نزدیک تمام قراء کے لئے مندرجہ ذیل چار وجوہ جائز ہیں:

1۔ فصل کل 2۔ فصل اوّل وصل ثانی 3۔ وصل اوّل فصل ثانی 4۔ وصل کل

قولہ: واستعذ ندبا... الخ

ناظم یہاں استعاذہ کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بعض نے استعاذہ کو مستحب قرار دیا ہے، جبکہ بعض نے لفظ (فاستعذ) میں امر کے صیغے کو وجوب پر محمول کیا ہے۔ لیکن ناظم نے وجوب کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے، کیونکہ استعاذہ شرط کے طور پر مذکور ہے، اور جب اس کا مشروط (یعنی قراءت قرآن مجید) ہی واجب نہیں ہے، تو شرط کیونکر واجب ہو سکتی ہے۔ بخلاف نماز کے، کیونکہ نماز واجب ہے، لہٰذا اس کی شرط (وضو کرنا) بھی واجب ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے 'حرز الامانی' میں أعوذ باللہ اور بسم اللہ کو جمع کر کے پڑھنے کی ضربی وجوہ اور استعاذہ کے حکم کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریۃ نے اپنی نظم میں بطور تکملہ ان مسائل کو بیان کر دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فوائد:

فائدہ نمبر ۱:

اگر "أعوذ باللہ" کے ساتھ "بسم اللہ" نہ پڑھی جائے تو تمام قراء کے لئے دو ضربی وجوہ جائز ہیں:

1۔ فصل 2۔ وصل

فائدہ نمبر ۲:

استعاذہ پر وقف و وصل دونوں جائز ہیں، مگر جب وصل کیا جائے تو اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ استعاذہ کے بعد آنے والی آیت مبارکہ کے شروع میں لفظ جلالۃ "اللہ" یا اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت نہ آرہی ہو اور اگر لفظ جلالۃ "اللہ" یا اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت آرہی ہو تو وصل کی بجائے وقف کر لیا جائے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب البسملۃ

وَفِیھَا خِلَافٌ جِیْدُہٗ وَاضِحُ الطُّلَا	وَذوا الْخُلْفِ لِلْبَصْرِی وَشَام تَنَقَّلَا

اور بسم اللہ میں مرموز جیم (ورش) کے لئے خلف ہے، جس کی گردن واضح الاطراف ہے، اور (بسم اللہ میں) یہی خلف بصری اور شامی کے لئے بھی نقل کیا گیا ہے۔

شرح: بین السورتین ورش کے لئے بسم اللہ پڑھنے اور نہ پڑھنے کا جو اختلاف مشہور و معروف ہے، وہ فقط ورش کی بجائے بصری اور شامی کے لئے بھی منقول ہے۔ لہٰذا ان تینوں (ورش، بصری اور شامی) کے لئے بین السورتین تین تین وجوہ ہوں گی:

① پہلی سورت کا دوسری سورت کے ساتھ وصل بدون بسملہ

② دونوں سورتوں کے درمیان سکتہ بدون بسملہ

③ دونوں سورتوں کے درمیان بسم اللہ کے ساتھ فصل

پس منظر: شارحین شاطبیہ نے امام شاطبیؒ کے اس قول:

وَلاَ نَصَّ کَلاَّ حُبَّ وجْہٌ ذَکَرْتُہٗ	وَفِیھاَ خِلاَفٌ جِیدُہٗ وَاضِحُ الطُّلَا

اور یہ (شامی، بصری اور ورش کے لئے) وصل یا سکتہ کرنے کی ہرگز کوئی نص مروی نہیں ہے، بلکہ مشائخ میں پسندیدہ وجہ ہے جو میں نے ذکر کر دی ہے اور بسم اللہ میں خلف ہے (مرموز جیم ورش کے لئے) جس کی گردن واضح الاطراف ہے۔

میں اختلاف کیا ہے کہ ”کلا، حب“ میں ”کاف اور حاء“ رمز مانی جائے یا نہ مانی جائے۔ اگر یہاں رمز مانتے ہیں تو ثابت ہوتا ہے کہ بصری اور شامی کے لئے بین السورتین فقط دو وجوہ (سکتہ اور وصل) ہیں، جبکہ ورش کے لئے تین وجوہ (سکتہ، وصل اور بسم اللہ) ہیں۔ اور اگر یہاں رمز نہ مانی جائے تو تینوں (ورش، بصری اور شامی) کے لئے تین تین وجوہ (سکتہ، وصل اور بسم اللہ) ہوں گی۔ لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اپنے اس شعر میں شارحین شاطبیہ کے اختلاف کو رفع کرتے ہوئے تینوں قراء (ورش، بصری اور شامی) کے لئے تینوں وجوہ نقل کی ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَبَسْمِلْ بِزُهْرٍ إِنْ تُبَسْمِلْ بِغَيْرِهَا	وَإِنْ تَسْكُتُ اسْكُتْ بَعْدَ مَا أَنْ تُبَسْمِلَا
وَإِنْ تَصِلَنَّ فَاسْكُتْ بِهَا ثُمَّ صِلْ وَإِنْ	بَدَأْتَ بِهَا بَسْمِلْ بِهَا وَبِمَا تَلَا
فَبَسْمِلْ كَذَا اسْكُتْ ثُمَّ إِنْ تَسْكُتَا بِهَا	فَفِي غَيْرِهَا اسْكُتْ صِلْ وَإِنْ تَصِلًا صِلَا

اور تو ان (چار) روشن سورتوں (القیامۃ، المطففین، البلد، الھمزۃ) میں بسم اللہ پڑھ، اگر ان (چاروں) کے علاوہ (دیگر سورتوں) میں "بسم اللہ" پڑھ رہا ہو۔

اور اگر تو نے (دیگر سورتوں میں) سکتہ کیا ہے، تو (ان چار سورتوں میں بھی) بسم اللہ کے بعد "سکتہ کر۔ اور اگر تو نے (دیگر سورتوں میں) وصل کیا ہے تو (ان چار سورتوں میں) سکتہ کر، پھر وصل کر۔

اور اگر تو نے (ان چار روشن سورتوں سے) ابتداء کی ہے تو ان (چار سورتوں) میں بسم اللہ پڑھ، اور ان کے بعد آنے والی سورتوں میں بھی پس تو بسم اللہ پڑھ، اسی طرح سکتہ بھی کر۔

پھر اگر تو نے (ان چار سورتوں میں) سکتہ کیا ہے تو دیگر سورتوں میں سکتہ کر اور وصل کر، اور اگر تو نے (ان چار سورتوں میں) وصل کیا ہے تو بعد میں آنے والی دیگر سورتوں میں فقط وصل کر۔

شرح: ناظم نے ان اشعار میں چار روشن سورتوں کا حکم بیان کیا ہے۔ کیونکہ بین السورتین قراء کرام کے عام مذاہب کے علاوہ، ان چار سورتوں میں بعض ناقلین نے جمہور کے مذہب سے ہٹ کر دیگر سورتوں میں سکتہ کرنے والوں کے لئے ان سورتوں میں بسم اللہ اور دیگر سورتوں میں وصل کرنے والوں کے لئے ان چار سورتوں میں سکتہ نقل کیا ہے۔ لہٰذا ناظم نے جمہور اور بعض دونوں کے مذاہب کو اکٹھا کر کے پڑھی جانے والی تمام ضربی وجوہ کو یہاں جمع کر دیا ہے۔ ان چار سورتوں کو دیگر سورتوں سے ملا کر پڑھنے کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت: سورۃ المزمل کے آخر سے لے کر سورۃ القیامۃ کے شروع تک پڑھا جائے، اس حالت میں درج ذیل ۹ / وجوہ بنتی ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بین المزمل والمدثر	بین المدثر والقیامۃ	ترتیب	مذاھب
① بسم اللہ	بسم اللہ	فصل کل	دونوں مذاہب کے مطابق
② بسم اللہ	بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	دونوں مذاہب کے مطابق
③ بسم اللہ	بسم اللہ	وصل کل	دونوں مذاہب کے مطابق
④ سکتہ	بسم اللہ	فصل کل	بعض کے مذہب پر
⑤ سکتہ	بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	بعض کے مذہب پر
⑥ سکتہ	بسم اللہ	وصل کل	بعض کے مذہب پر
⑦ سکتہ	سکتہ		دونوں مذاہب پر
⑧ وصل	سکتہ		بعض کے مذہب پر
⑨ وصل	وصل		دونوں مذاہب پر

دوسری حالت: سورۃ المدثر کے آخر میں سے سورۃ الدھر کے شروع تک پڑھا جائے۔

اس حالت میں درج ذیل ۹ وجوہ بنتی ہیں۔

بین المدثر والقیامۃ	ترتیب	بین القیامۃ والدھر	مذاھب
① بسم اللہ	فصل کل	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
② بسم اللہ	فصل کل	سکتہ	بعض کے مذہب پر
③ بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
④ بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	سکتہ	بعض کے مذہب پر
⑤ بسم اللہ	وصل کل	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
⑥ بسم اللہ	وصل کل	سکتہ	بعض کے مذاہب پر
⑦ سکتہ		سکتہ	دونوں مذہب کے مطابق
⑧ سکتہ		وصل	بعض کے مذہب پر
⑨ وصل		وصل	دونوں مذاہب پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: اگر سورۃ المزمل کے آخر سے سورۃ الدھر کے شروع تک پڑھا جائے تو مذکورہ دونوں حالتوں کی ضربی وجوہ مزید وضاحت کے ساتھ نکھر کر سامنے آجاتی ہیں:

بین المزمل والمدثر	بین المدثر والقیامۃ	ترتیب بین القیامۃ والدھر		مذاہب
① بسم اللہ	بسم اللہ	فصل کل	بسم اللہ	دونوں مذاہب کے مطابق
② بسم اللہ	بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	بسم اللہ	ایضاً
③ بسم اللہ	بسم اللہ	وصل کل	بسم اللہ	ایضاً
④ سکتہ	بسم اللہ	فصل کل	سکتہ	بعض کے مذہب پر
⑤ سکتہ	بسم اللہ	فصل اوّل وصل ثانی	سکتہ	ایضاً
⑥ سکتہ	بسم اللہ	وصل کل	سکتہ	ایضاً
⑦ سکتہ	سکتہ		سکتہ	دونوں مذاہب پر
⑧ وصل	سکتہ		وصل	بعض کے مذہب پر
⑨ وصل	وصل		وصل	دونوں مذاہب پر

پس منظر: امام شاطبیؒ نے حرز الامانی میں ان چار سورتوں میں جمہور کے مذہب کے ساتھ ساتھ بعض کا قول بھی بیان کیا ہے۔

کما قال الشاطبي:

وَبَعْضُهُمُ فِي الأَرْبعِ الزُّهْرِ بَسْمَلَا ....

لَهُمْ دُونَ نَصٍّ وَهْوَ فِيهِنَّ سَاكِتٌ لِحَمْزَةَ ....

اور بعض مشائخ نے چار روشن سورتوں میں (سکتہ کرنے والوں کے لئے) بسم اللہ پڑھی ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے لئے کوئی نص ہو، اور یہی بعض مشائخ ان چار سورتوں میں حمزہ (اور دیگر وصل کرنے والوں) کے لئے سکتہ کرتے ہیں۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان دونوں مذاہب (جمہور اور بعض) کو جمع کر کے ان اشعار میں بیان کر دیا ہے، کہ اگر ان چار سورتوں کو دیگر سورتوں کے ساتھ ملا کر پڑھیں، تو جمہور اور بعض دونوں مذاہب کے مطابق کون کون سی وجوہ بنتی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَلِلْكُلِّ قِفْ صِلْ فِی عَلِیْمِ بَرَاءَةٌ	أَوُ اسْكُتْ وَ بَیْنَ النَّاسِ وَ الْحَمْدِ بَسْمَلَا

اور تمام قراء کے لئے وقف (بدون بسملہ) کر، اور وصل کر، (بین الأنفال والتوبة) "علیم براءة" میں یاسکتہ کر، اور بین الناس والفاتحہ تمام قراء کے لئے "بسم اللہ" پڑھ۔

شرح: سورۃ التوبۃ کے شروع میں "بسم اللہ" کو حذف کرنے پر تمام قراء کا اتفاق ہے۔ لہٰذا جب سورۃ الانفال کے آخر کو سورۃ التوبۃ کے شروع سے ملایا جائے، تو بین الانفال والتوبۃ تمام قراء کے لئے تین وجوہ جائز ہیں:

1۔ وصل 2۔ سکتہ 3۔ وقف بلا بسملہ

قوله: (وبین الناس والحمد بسملا) یعنی جب سورۃ الناس کے آخر کو سورۃ الفاتحہ کے شروع سے ملایا جائے تو تمام قراء کے لئے "بسم اللہ" ہے۔ کیونکہ سورۃ الناس قرآن مجید کا آخر ہے، اور سورۃ الفاتحہ قرآن مجید کا اوّل ہے۔ اگر یہاں (بین الناس والفاتحة) بسم اللہ کو حذف کر دیا جائے، تو قرآن مجید کا اوّل وآخر معلوم نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں تمام قراء کرام کا اجماع ہے کہ سورۃ الفاتحہ کے شروع میں مطلقاً "بسم اللہ" پڑھنا واجب ہے، خواہ سورۃ الفاتحہ سے ابتداء ہو رہی ہو، یا کسی دوسری سورۃ کو سورۃ الفاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھا جا رہا ہو۔

فائدہ: ناظم نے اس شعر (وبین الناس .... الخ) میں فقط ایک صورت بیان کی ہے جہاں تمام قراء کے لئے بالاتفاق "بسم اللہ" ہے، جبکہ قاری فتح محمد صاحب نے عنایات رحمانی میں مزید تین صورتیں بیان کی ہیں جہاں تمام قراء کے نزدیک بالاتفاق "بسم اللہ" ہے۔

(۲) ایک ہی سورت کو بار بار پڑھیں، جیسا کہ وظائف اور قرآن مجید یاد کرتے وقت کرتے ہیں۔

(۳) بسم اللہ نہ پڑھنے والوں کے لئے سورۃ کے اخیر پر وصل و سکتہ کی بجائے وقف کر دیں اور سانس لے لیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۴) ایک سورت ختم کرکے مصحف عثمانی کی ترتیب کے خلاف اس سے پہلی کسی سورت کو پڑھا جائے۔(عنایات رحمانی:۹۹)

پس منظر: امام شاطبیؒ فرماتے ہیں:

وَمَهْمَا تَصِلْهَا أَوْ بَدَأْتَ بَرَاءَةً	لِتَنْزِيلِهَا بِالسَّيْفِ لَسْتَ مُبَسْمِلَا

اور جب تو سورۃ التوبہ سے کسی سورت کو ملائے، یا تو تلاوت کی ابتداء ہی سورۃ التوبہ سے کرے، تو اس سورت کے تلوار (والے مضامین) کے ساتھ نازل ہونے کی وجہ سے تو "بسم اللہ" پڑھنے والا نہ ہو۔

امام شاطبیؒ نے حرز الامانی میں بین الانفال والتوبۃ، یا ابتداء سورۃ التوبۃ میں بسم اللہ نہ پڑھنے کا حکم تو بیان کر دیا ہے۔ لیکن یہ بیان نہیں کیا کہ یہاں کیا ہو گا۔ لہٰذا اس کی تکمیل کے لئے صاحب اتحاف البریہ نے واضح کر دیا ہے کہ بین الانفال والتوبۃ تمام قراء کے لئے تین وجوہ (وصل، سکتہ، وقف بلا بسملہ) ہوں گی۔

اسی طرح بین الناس والفاتحہ اور دیگر تین صورتیں جن میں تمام قراء کے لئے "بسم اللہ" ہے، ان چار صورتوں کے بارے میں امام شاطبیؒ نے کچھ بھی بیان نہیں کیا۔ لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الإدغام الکبیر وھاء الکنایة

وَالإِدْغَامُ بِالسُّوسِي خُصَّ وَأَظْهِرَنْ	مَعَ السَّكْتِ أَوْ أَدْغِمْ لِيَا اللَّاءِ تَأَصَّلَا
لِأَحْمَدَ وَالْبَصْرِي وَيَأْتِهْ أَتْمِمَا	فَقَطْ عَنْ هِشَامٍ فَادْرِهٰذَا لِتَجْمُلَا

اور تو ادغام کو سوسی کے ساتھ خاص کر لے، اور ﴿ٱلَّـٰٓـِٔي﴾ کی یاء میں احمد بزی اور بصری کے لئے اظہار مع السکت یا ادغام کر، اور لفظ "یأتہ" میں ہشام سے فقط اتمام (یعنی صلہ) کر، پس تو اس اصول کو جان لے تا کہ تو اپنی قراءت میں جمیل ہو جائے۔

شرح: یعنی ادغام کبیر فقط سوسی سے مروی ہے، دوری بصری ادغام نہیں کرتا۔

قولہ: (وأظهرن مع السكت... الخ) بزی اور ابو عمرو بصری ﴿وَٱلَّـٰٓـِٔي يَئِسۡنَ﴾ (الطلاق:۴) میں دو طرح سے پڑھتے ہیں:

① یاء کے بغیر ہمزہ کی تسہیل مع التوسط والقصر

② ہمزہ کا یائے ساکنہ سے ابدال کر کے اشباع کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

بزی اور ابو عمرو بصری کی دوسری قراءت میں دو یائیں جمع ہو جاتی ہیں، پہلی یاء ساکن ہے اور دوسری متحرک ہے، چنانچہ اس کلمہ میں جب ہم ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدلیں گے، تو پہلی یاء کا دوسری یاء میں ادغام ہو گا۔ چونکہ یاء کا سکون عارضی ہے اور یاء اصل کے اعتبار سے خود بھی عارضی ہے اور ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔ لہٰذا اس میں (ادغام کے ساتھ ساتھ) اظہار بھی جائز ہے۔ صاحب اتحاف البریہ نے یہی وضاحت کی ہے کہ جب ہمزہ کو یائے ساکنہ سے بدل دیا جائے، تو اس میں بزی اور بصری کے لئے دو وجوہ ہیں:

1۔ اظہار مع السکت 2۔ ادغام

وقولہ: (ويأته أتممن فقط عن هشام... الخ) لفظ "یأتہ" کی ہائے ضمیر میں ہشام کے لئے صرف صلہ ہی ہے، قصر نہیں ہے۔

پس منظر: امام شاطبی رحمہ اللہ "حرز الامانی" میں لکھتے ہیں:

وَدُونَكَ الِادْغَامَ الْكَبِيرَ وَقُطْبُهُ	أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ فِيهِ تَحَفَّلَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ادغام کبیر کو لازم پکڑ، اور اس ادغام کے مدار ابو عمرو بصریؒ ہیں، جو اس میں محفل جمائے ہوئے ہیں۔

امام شاطبیؒ کے مذکورہ کلام سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ ادغام پورے بصری سے منقول ہے، حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے، کیوں کہ ادغام صرف سوسی کے لئے ہے دوری بصری کے لئے نہیں۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے شاطبیہ کے اس غیر واضح شعر کی وضاحت کر دی ہے۔

اسی طرح ﴿ وَٱلَّـٰٓـِٔي يَئِسۡنَ ﴾ کے بارے میں امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَبْلَ يَئِسْنَ الْيَاءُ فِي اللَّاءِ	عَارِضٌ سُكُونًا أَوَ اصْلاً فَهُوَ يُظْهِرُ مُسْهِلَا

اور ﴿ يَئِسۡنَ ﴾ سے پہلے ﴿ ٱلَّـٰٓـِٔي ﴾ میں یاء عارضی ہے، باعتبار سکون کے، یا باعتبار اپنی ذات کے۔ اس لئے وہ (بصری) اظہار کرتے ہیں، آسان راستے کو اختیار کرتے ہوئے۔

چونکہ امام شاطبیؒ نے اس شعر میں فرمایا ہے کہ فقط اظہار ہوگا، ادغام نہیں ہوگا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے، کہ یہاں بزی اور بصری دونوں کے لئے ابدال کے ساتھ دو وجوہ، اظہار مع السکت اور ادغام ہوں گی۔

"یاتہ" کی ھاء ضمیر کے متعلق امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَفِي الْكُلِّ قَصْرُ الْهَاءِ بَانَ لِسَانُهُ	بِخُلْفٍ.......

اور ان تمام مذکورہ ہاءات ضمیر میں قالون کے لئے بلا خلاف اور ہشام کے لئے بالخلف قصر ہے۔

امام شاطبیؒ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ ﴿ مَن يَأۡتِهِۦ مُؤۡمِنٗا ﴾ میں ہشام کے لئے دو وجوہ (صلہ اور قصر) ہیں۔ صاحب اتحاف البریہ نے اس حکم کی وضاحت کی ہے کہ اس کلمہ میں ہشام کے لئے بطریق شاطبیہ صرف صلہ وارد ہے، قصر منقول نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب المد والقصر

وَ مُنْفَصِــلًا أَشَبعْ لِـوَرْش وَحَمْـــزَةْ	كَمُتَّصِــل، وَالشَّـــام مَـعْ عَـاصِم تَـلَا
بَأَرْبَـعَةٍ ثُمَّ الْكِسَـائِي كَـذَا اجْعَلَنْ	وَعَـنْ عَــاصِم خَمْسٌ وَ ذَا فِيهِـمَا كِـلَا
وَمُنْفَصِلًا فَـاقْـصُرْ وثَلِّث وَوَسْطَنْ	لِقَـالُـونَ وَالـدُّوري كَمَوصُولِ انْقُـلَا
وَلَـكِنْ بلَاقَصْر، وَعْنَ صَالِح وَمَـكً	لِمُتَّصِـــل ثَلِّـــثْ وَوَسِّطَـنْ تَفَضُّــلَا
مَعَ الْقَصْرِ فِي الْمُفْصُولِ صَاحَ وَثَلِّثَـنْ	وَوَسِّـطْ لِمَوصُـولِ عَلَى الْقَـصْر تَجْمُـلَا
وَثَلِّثْ عَلَى التَّثْلِيْثِ،وَامْدُدْهُ أَرْبَعَـا	عَلَى مِثْـلِـهَا،خَمْسًـا بخَـمْس، تَسَــبَّلَا
وَفِي ذِي اتِّصَالِ حَيْثُ،ثَلَّثْتَ فَاقْصُرَ ن	لِمُنْفَصِــل وَامْــدُدْ ثَــلَاثًا لِــتَعْدِلَا
وَفِي أَرْبَــع قَصْــرٌ أَتَى مَــعْ أَرْبَــع	وَفِي الْخَمْس خَمْسٌ،ذِي الْمَرَاتِب جَمَّــلَا

اور مد منفصل میں تو (چھ حرکتی) اشباع کر ورش اور حمزہ کے لئے متصل کی مانند (یعنی جس طرح متصل میں ورش اور حمزہ چھ حرکتی مد کرتے ہیں، اسی طرح منفصل میں بھی چھ حرکتی مد کر)،اور شامی نے عاصم کے ساتھ مل کر چار (حرکتی مد) کے ساتھ پڑھا ہے، پھر کسائی کے لئے بھی ایسے ہی (چار حرکتی مد) کر۔اور عاصم سے پانچ (حرکتی مد) بھی مروی ہے، اور یہ (عاصم کے لئے پانچ حرکت والا مذھب) ان دونوں مدوں (منفصل و متصل) میں ہے۔

اور منفصل میں قالون اور دوری بصری کے لئے قصر (دو حرکتی مد)، تین (حرکتی مد)، اور توسط (چار حرکتی مد) کر، جیسا کہ متصل میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ لیکن قصر کے بغیر۔(کیونکہ مد متصل میں ان کے لئے قصر نہیں ہے)

اور صالح (سوسی) اور مکی کے لئے متصل میں تین (حرکتی مد) کر اور توسط (چار حرکتی مد) کر، جو افضل قرار دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ منفصل میں قصر ہے اے ساتھی۔اور تین یا چار (حرکت مد) کر متصل میں، منفصل کے قصر پر خوبصورتی سے۔

اور (مد متصل میں) تین (حرکتی مد) کر (منفصل کی) تین (حرکتی مد) پر، اور (متصل میں) چار (حرکتی) مد کر اس (منفصل کی چار حرکتی مد) کے مثل، اور پانچ حرکتی مد (متصل) کے ساتھ پانچ حرکتی مد (منفصل) کر اور اس راستے کو اختیار کر۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور اتصال والی (متصل) میں جب تو تین (حرکتی مد) کرے، تو منفصل میں قصر کر اور تین (حرکتی مد) کر تا کہ برابر ہو جائے۔

اور (متصل کی) چار حرکتی مد کے ساتھ منفصل میں قصر کر اور چار (حرکتی مد) بھی کر۔ اور متصل میں پانچ حرکتی مد کے ساتھ منفصل میں بھی پانچ حرکتی مد کر۔ یہ خوبصورت مراتب مد ہیں۔

شرح: ناظم نے ان اشعار میں مد متصل اور مد منفصل میں منقول قراء کرام کے مراتب مد کو بیان کیا ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

① قالون اور دوری بصری مد متصل میں تین حرکت یا چار حرکت مد کرتے ہیں جبکہ مد منفصل میں قصر اور تین یا چار حرکت مد کرتے ہیں۔

② مکی اور سوسی مد متصل میں تین اور چار حرکت مد کرتے ہیں جبکہ مد منفصل میں صرف قصر کرتے ہیں۔

③ ابن عامر شامی اور کسائی مد متصل اور منفصل (دونوں) میں چار حرکت مد کرتے ہیں۔

④ عاصم مد متصل اور منفصل (دونوں) میں چار حرکت یا پانچ حرکت مد کرتے ہیں۔

⑤ ورش اور حمزہ مد متصل اور منفصل دونوں میں چھ حرکت مد کرتے ہیں۔

قراء کرام کے مذکورہ مذاہب کی رو سے اگر مد متصل اور مد منفصل ایک جگہ جمع ہو جائیں تو کل ۲۰ عقلی وجوہ بنتی ہیں جن میں سے چھ جائز ہیں خواہ مد متصل مقدم ہو یا مد منفصل۔

1۔ اگر مد منفصل مقدم ہو اور مد متصل مؤخر ہو تو درج ذیل چھ جائز وجوہ بنتی ہیں:

منفصل	متصل	
① قصر	۳ حرکت مد	(قالون، مکی، بصری)
② قصر	۴ حرکت مد	(قالون، مکی، بصری)
③ ۳ حرکت مد	۳ حرکت مد	(قالون، دوری بصری)
④ ۴ حرکت مد	۴ حرکت مد	(قالون، دوری

بصری، شامی، عاصم، کسائی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑤	۵ حرکت مد	۵ حرکت مد	(عاصم)
⑥	۶ حرکت مد	۶ حرکت مد	(ورش، حمزہ)

2۔ اگر مد متصل مقدم ہو اور مد منفصل مؤخر ہو تو درج ذیل چھ جائز وجوہ بنتی ہیں:

	متصل	منفصل	
①	۳ حرکت مد	قصر	(قالون، مکی، بصری)
②	۳ حرکت مد	۳ حرکت مد	(قالون، دوری بصری)
③	۴ حرکت مد	قصر	(قالون، مکی، بصری)
④	۴ حرکت مد	۴ حرکت مد	(قالون، دوری بصری، شامی، عاصم، کسائی)
⑤	۵ حرکت مد	۵ حرکت مد	(عاصم)
⑥	۶ حرکت مد	۶ حرکت مد	(ورش، حمزہ)

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے حرزالامانی میں اساتذہ کے بتا دینے کو کافی سمجھ کر مد متصل اور مد منفصل میں قراء کرام کی مد کی مختلف مقداریں نہیں بتائی تھیں۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس مسئلہ میں محققین کے اقوال کو جمع کر دیا ہے۔ ان مدود کی مقداریں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ دونوں مدوں کے جمع ہو جانے کی صورت میں پیدا ہونے والی عقلی ۲۰ وجوہ میں سے جائز چھ وجوہ کو بھی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

وَهَمْزَيْنِ مَعْ مَدَّيْنِ سَهَّلْتَ وَاقِفًا	طَوِيْلًا فَقَصْراً دَعْ وَعَكْساً كَهَؤُلآء

اور (اگر) تو دو مدوں کے ساتھ واقع دونوں ہمزوں میں وقفاً تسہیل کرے، تو (پہلے ہمزہ میں) طول کے ساتھ (دوسرے ہمزہ میں) قصر (والی وجہ) کو تو چھوڑ دے، اور اس کے بر عکس (یعنی پہلے ہمزہ میں قصر اور دوسرے ہمزہ میں طول والی وجہ) کو بھی چھوڑ دے، جیسے ﴿هَـٰٓؤُلَآءِ﴾ ہے۔

شرح: اس شعر میں ناظم کلمہ ﴿هَـٰٓؤُلَآءِ﴾ کا اختلاف بیان کر رہے ہیں، کہ اگر کسی کلمہ میں ﴿هَـٰٓؤُلَآءِ﴾ کی مانند دو ہمزے اکٹھے ہو جائیں تو امام حمزہ کے لئے وقفاً پندرہ [۱۵] وجوہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں سے تسہیل کے ساتھ دو وجوہ منع ہوں گی:

① پہلے ہمزہ (ھؤ) میں طول اور دوسرے ہمزہ (لاء) میں قصر۔

② پہلے ہمزہ (ھؤ) میں قصر اور دوسرے ہمزہ (لاء) میں طول۔

﴿ھَـٰٓؤُلَآءِ﴾ کی تمام جائز و ناجائز پندرہ وجوہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

ھٰؤ	لَآء	
تحقیق مع المد	ابدال مع القصر	
تحقیق مع المد	ابدال مع التوسط	
تحقیق مع المد	ابدال مع الطول	
تحقیق مع المد	تسہیل مع الطول	
تحقیق مع المد	تسہیل مع القصر	
تسہیل مع الطول	ابدال مع القصر	
تسہیل مع الطول	ابدال مع التوسط	
تسہیل مع الطول	ابدال مع الطول	
تسہیل مع الطول	تسہیل مع الطول	
تسہیل مع الطول	تسہیل مع القصر	(ناجائز)
تسہیل مع القصر	ابدال مع القصر	
تسہیل مع القصر	ابدال مع التوسط	
تسہیل مع القصر	ابدال مع الطول	
تسہیل مع القصر	تسہیل مع الطول	(ناجائز)
تسہیل مع القصر	تسہیل مع القصر	

پس منظر: چونکہ امام شاطبی نے ”حرز الأمانی“ میں ان مدود کو جمع کرنے کی ضربی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

يُؤَاخِذْكُم فَاقْصُرْ فَقَطْ عِنْدَ وَرْشِهِم	وَلَا مَدَّ أَيْضًا حَيْثُ تَنْوِيْنًا أَبْدَلَا

﴿ يُؤَاخِذُكُمُ ﴾ (کی مد بدل) میں تو ورش کے لئے صرف قصر کر، اور جس جگہ حرف مد تنوین سے بدلا ہوا آیا ہو، وہاں بھی مد (بدل) نہیں ہے۔

شرح: ان ابیات میں ناظم فرماتے ہیں کہ ﴿يُؤَاخِذُكُمُ﴾ ، ﴿لَا تُؤَاخِذْنَآ﴾ اور ﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ ٱللَّهُ﴾ میں ورش کے لئے مد بدل کی تین وجوہ (قصر، توسط اور طول) نہیں ہیں، بلکہ فقط قصر ہی ہے۔ اسی طرح ہر وہ ہمزہ جس کے بعد حرف مدہ تنوین سے بدلا ہوا آیا ہو، وہاں بھی ورش کے لئے فقط قصر ہی ہوگا۔ جیسے ﴿ دُعَآءً، نِدَآءً، هُزُوًا ﴾ وغیرہ۔

پس منظر: امام شاطبیؒ حرز الأمانی' میں فرماتے ہیں:

174 .... وَبَعْضُهُمْ يُؤَاخِذُكُمْ آلانَ مُسْتَفْهِماً تَلَا

"اور بعض مشائخ نے ﴿ يُؤَاخِذُكُمُ ﴾ اور ﴿ءَآلْـَٰٔنَ﴾ کو دراں حالیکہ وہ ہمزہ استفہام والا ہو، مستثنیات میں پڑھا ہے۔"

امام شاطبی کے قول "وبعضهم" سے مترشح ہوتا ہے کہ لفظ ﴿ يُؤَاخِذُ ﴾ کا استثناء بعض ناقلین ورش کے ہاں ہے، اور بعض کے ہاں نہیں ہے۔ حالانکہ یہ کلمہ تمام ناقلین کے نزدیک بالاجماع مستثنیٰ ہے۔ یعنی اس میں ورش کے لئے صرف قصر ہے۔ لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اپنے قول (يؤاخذكم فاقصر) میں اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَحَـرِّرْ فِي آلانَ سِـتَّةَ أَوْجُـهٍ	عَلَى وَجْهِ إِبْـدَالٍ لَدَى وَصْلِهِ تَـلَا
فَمُـدَّ وَثَلِّثْ ثَانِيًـا ثُمَّ وَسِّـطًا	وَفِي الثَّانِ وَسِّطْ وَاقْصِرًا وَاقْصِرْ كِلَا
وَفِي اللَّامِ ثَلِّثْ وَاقِفًا مُطْلَقًا وَثَـ	ـلِّثْنِهَا عَلَى التَّسْهِيلِ وَصْلًا وَفَيْصَلَا

اور "آلان" میں تو ٦ وجوہ تحریر کرلے۔ (پہلے ہمزہ "آل" میں) ابدال کی وجہ پر، جب تو (آلانکو) وصل کر کے پڑھے۔ پس (آل میں) تو مد (طول) کر، اور دوسرے (ہمزہ لان) میں تینوں (وجوہ، قصر، توسط، طول) کر، پھر (پہلے ہمزہ آل میں) توسط کر، اور دوسرے (لان) میں توسط اور قصر کر، اور پھر (پہلے آل اور دوسرے لان) دونوں میں قصر کر۔ (یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلے " آل "میں قصر کے ساتھ دوسرے "لان "میں صرف قصر کر)،اور وقفاً(لان کے)لام میں تینوں (وجوہ قصر،توسط،طول) کر،اور یہی تینوں (قصر،توسط،طول) کر جب (پہلے ہمزہ ئأل)میں تسہیل کر رہا ہو وقفاً وصلاً۔

شرح:ناظم نے ان ابیات میں ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ (سورہ یونس)کا حکم بیان کیا ہے۔اس کلمے کے پہلے ہمزہ (آل) میں تمام قراء کے لئے تسہیل اور ابدال دووجوہ منقول ہیں۔اگر اکیلے ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کو وصلاً پڑھا جائے تو (ابدال کی صورت میں) اس میں ورش کے لئے چھ جائز وجوہ بنتی ہیں،جو درج ذیل ہیں:

آل	لان	
طول	قصر،توسط،طول	(تینوں وجوہ)
توسط	قصر،توسط	(طول ناجائز ہے)
قصر	قصر	(طول اور توسط ناجائز ہیں)

اور اگر ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ پر وقف کر دیا جائے تو "لان" میں تینوں وجوہ مطلقاً جائز ہیں، جیسے:

آل	لان	
طول	قصر،توسط،طول	(تینوں)
توسط	قصر،توسط،طول	(تینوں)
قصر	قصر،توسط،طول	(تینوں)

اور اگر ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کے پہلے ہمزہ "آل" میں تسہیل کی جائے تو دوسرے ہمزہ "لان" میں تینوں وجوہ جائز ہیں،خواہ وقف کر رہے ہوں یا وصل کر رہے ہوں، جیسے:

ئَ أل	أن
تسہیل	طول

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تسہیل توسط

تسہیل قصر

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ”حرزالامانی“ میں ان وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان کی وضاحت فرمادی ہے۔

فَإِنْ رَكَّبْتَ آمِنْتُمْ وَ قَصَرْتَهَا	فَمُدٌّ وَ قَصْرٌ مُبْدِلًا ثُمَّ سَهِّلَا
وَفِي اللَّامِ قَصْرٌ،ثُمَّ عِنْدَ تَوَسُّط	فَثَلِّثْ مَعَ الإِبْدَالِ وَ اقْصُرْ مُسَهِّلَا
وَفِي اللَّامِ وَسِّطَ،لَاعَلَى الْقَصْرِ مُبْدِلَا	وَبِالْقَصْرِ فَاقْرَأَ لَاعَلَى المَدِّ أَطْوَلَا
وَمَعْ مَدِّ اقْرَأْ مِثْلَ قَصْرِ وَزِدْ لِمَد	ذِكَ اللَّامِ إِنْ سَهَّلْتَ أَوْ إِنْ تُطَوِّلَا

اگر آپ ﴿ءَامَنتُم﴾ کو (آلان سے)ملاکر پڑھیں، اور اس (﴿ءَامَنتُم﴾ کی مد بدل) میں قصر کررہے ہوں، تو (ئال کے ہمزہ وصلی میں) ابدال کرتے ہوئے مد کریں، اور قصر کریں، پھر (تیسری وجہ میں) تسہیل کریں، اور (آل میں ان تینوں وجوہ کے ساتھ ساتھ "لان" کی مد بدل کے) لام میں قصر کریں۔

پھر (﴿ءَامَنتُم﴾ میں) میں توسط کے وقت (آل کے ہمزہ وصلی میں) ابدال کرتے ہوئے تینوں وجوہ (طول، توسط اور قصر) کریں، اور (آل کے ہمزہ وصلی میں) تسہیل کرتے ہوئے (لان کے لام میں) قصر کریں۔ اور (ان تینوں وجوہ یعنی طول، توسط، قصر مع الابدال کے ساتھ) لان کے لام میں توسط کریں، (لیکن یہ توسط) حالت ابدال میں آل کے قصر کی وجہ کے ساتھ نہیں ہوگا۔ (کیونکہ اس صورت میں لان کے لام میں بھی صرف قصر ہی ہے) اور تو (لان کے لام میں) قصر کے ساتھ پڑھ، جب (آل کے الف میں) مد طول نہ کررہا ہو۔ (یعنی آل کے الف میں طول کے ساتھ لان میں قصر نہیں ہوگا)

اور (﴿ءَامَنتُم﴾ میں) طول کے ساتھ مثل قصر پڑھ (یعنی ﴿ءَامَنتُم﴾ میں قصر کے ساتھ "آل" کی تینوں وجوہ پڑھ) اور اگر آپ (آل میں) تسہیل یا مد طول کررہے ہوں تو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(لان کے لام میں) اپنی مد بڑھا دیں (یعنی ﴿ءَامَنتُم﴾ میں طول کریں تو آلان تین قصر والی وجوہ کی مانند، اور دو وجوہ یہ بھی، ٹوٹل پانچ بنتی ہیں۔)

شرح: ناظم ان ابیات میں ﴿ءَآلۡـَٔـٰنَ﴾ کی تیسری صورت بیان کر رہے ہیں کہ اگر ﴿ءَامَنتُم﴾ کو آلان کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے اور "آلان" پر وصل کیا جائے تو درج ذیل ۱۳ جائز وجوہ بنتی ہیں:

	آمنتم	آل	لان
①	قصر	ابدال مع الطول	قصر
②	قصر	ابدال مع القصر	قصر
③	قصر	تسہیل	قصر
④	توسط	ابدال مع الطول	توسط
⑤	توسط	ابدال مع التوسط	توسط[1]
⑥	توسط	ابدال مع التوسط	قصر
⑦	توسط	ابدال مع القصر	قصر
⑧	توسط	تسہیل	قصر
⑨	طول	ابدال مع الطول	طول
⑩	طول	ابدال مع الطول	قصر

1 اس پانچویں وجہ (یعنی آمنتم کے توسط کے ساتھ آلان کے دونوں ہمزوں میں توسط) میں محققین کا اختلاف ہے۔ صاحب اتحاف البریہ اور صاحب نشر نے اس وجہ کو ذکر کیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک ''آلان'' کے ہمزہ وصلی میں ایک جماعت کے مذہب پر الف سے ابدال اور دوسرے گروہ کے قول پر تسہیل ہے۔ پھر ان میں سے بعض تو اس ابدال یا تسہیل کو واجب بتاتے ہیں اور بعض جائز کہتے ہیں۔ پس جو جائز البدل کہتے ہیں ان کے قول پر ''آلان'' ابدال کی صورت میں آلد اور آمنتم کے باب سے ہے۔ اور اس صورت میں اس کا مد لازم کے قبیل سے ہو گا جس میں عارض نقل کا اعتبار نہ کرنے پر طول اور اعتبار کر لینے پر قصر ہو گا، توسط ہر گز نہ ہو گا، اور جو حضرات لازم البدل کہتے ہیں ان کے قول پر یہ (آمن) کے باب سے ہو گا اور اس میں بدل کی تینوں وجوہ (قصر توسط اور طول) ہوں گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑪	طول	ابدال مع القصر	قصر
⑫	طول	تسہیل	طول
⑬	طول	تسہیل	قصر

تحقیق: علامہ متولی کی نئی تحقیق یہ ہے کہ یہ لازم البدل ہونے کی صورت میں بھی (آمن) کے باب سے نہیں ہو سکتا کیونکہ (آمن) میں دوسرا ہمزہ اصل کے اعتبار سے ساکن تھا جبکہ ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ میں متحرک ہے۔ لہٰذا یہ کلمہ (﴿ءَأَلِدُ﴾ اور ﴿ءَامَنتُم﴾) کے باب سے ہی ہے اور اس لئے اس میں توسط جائز نہیں ہے۔ کیونکہ آل اور لان (دونوں) میں توسط سے تصادم دلائل کا ٹکراؤ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ "ء ال" کا توسط موجودہ حالت کے اعتبار سے ہے جبکہ "لان" کا توسط اصل کے اعتبار سے ہے۔ پس ایک کلمہ میں دو مختلف چیزوں کا اعتبار لازم آئے گا اور ء ال، کے توسط کے ساتھ "لان" میں قصر بھی کسی نص سے ثابت نہیں ہے۔[1]

وَإِنْ تَقِفاً فِي اللَّامِ تَثْلِيثـاً اعْتَبِرْ	عَلَى كُلِّ وَجْهٍ عَنْهُ فِي الذِّكْرِ قَدْ خَلَا
سِوَى قَصْرِ لَامٍ عِنْدَ مَدٍّ لِأَوَّلٍ	وَتَوْسِيطِ آمَنتُمْ فَكُـنْ مُتَـأَمِّـلَا

اور اگر تو آلان پر وقف کر دے، تو (لان کے) لام میں تینوں وجوہ (طول، توسط، قصر) کا اعتبار کر، پیچھے ذکر کی گئی تمام وجوہ کے ساتھ (یعنی آل کی ہر وجہ کے ساتھ لان پر تین وجوہ کا اعتبار کیا جائے) سوائے ایک (وجہ) کے، وہ یہ ہے کہ (لان کے) لام پر قصر، اور پہلے ہمزہ (آل) پر طول، اور ﴿ءَامَنتُم﴾ پر توسط، پس تو اس کو سمجھنے والا ہو جا۔

شرح: ناظم ان اشعار میں ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کی چوتھی صورت بیان کر رہے ہیں کہ ﴿ءَامَنتُم﴾ کو ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے اور آلان پر وقف کر دیا جائے تو تمام عقلی وجوہ جائز ہیں، جن کی تعداد ۲۷ ہے، لیکن ان میں سے ایک وجہ ناجائز ہے، جو درج ذیل ہے:

[1] عنایات رحمانی: ۱/ ۲۸۴

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آمنتم　　　آل　　　لان

توسط　　　مد(طول)　　　قصر

صاحب اتحاف البریہ نے اس ایک وجہ کو ناجائز کہا ہے، لیکن قاری فتح محمد صاحب نے علامہ متولی کے حوالے سے تمام ۲۷ وجوہ کو جائز قرار دیا ہے۔ وہ اس طرح کہ ﴿ءَامَنتُم﴾ کی مدبدل کی تینوں وجوہ کو (آل) کی تینوں کے ساتھ ملانے سے نو[۹] بن جاتی ہیں، اوران نو [۹] کولان کی تین کے ساتھ ملانے سے نو ضرب تین ستائیس وجوہ بن جاتی ہیں یعنی لان پر وقف کرنے کی ہر صورت میں تین تین وجوہ ہیں، اور وہ سب صحیح ہیں۔[1]

وَإِنْ تَبْتَـدِي مِنْهَـا وَبَعْـدَ كَـآيـة	فَمُدَّ لِهَمْزٍ وَاقْصُرِ اللَّامِ تَفَضُّلَا
وَفِي الْبَـدَلِ اقْصُـرْ،مُدَّهُ، وَسِّطْنَهُمَا	وَمُـدَّهُمَــا هاتيك أَرْبَعَـةٌ عُـلَا
وَوَسِّطْ لِلإِسْتَفْهَامِ وِاللَّامِ، واقصراً	لِلَامِ،وَوَسِّطْ فِيْهِمَـا بَـدَلًا تَلَا
وَمَعْ قَصْرِ الإِسْتِفْهَامِ فِي اللَّامِ قَصْرُهَا	وَفِي بَـدَلِ تَثْلِيــــثِهِ،ثُمَّ سَـهَّلَا
وَفِي اللَّامِ فَـاقْصُرْ، ثَلِّثَنْ بَـدَلًايلي	وَوَسِّطْهُمَا وَامْدُدْهُمَا قَد تَكْمِلَا

اور اگر تو ﴿ءَآلْـٰٔنَ﴾ سے ابتداء کرے، اور اس کے بعد آنے والی آیت میں مدبدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھے، تو (آل کے) ہمزہ میں طول کر، اور (لان کے) لام میں قصر کر، جو فضیلت والا ہے، اور (﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ کی) مدبدل میں بھی قصر کر۔ پھر (لان کے لام میں قصر کے ساتھ مدبدل میں) مد (طول) کر۔ (یعنی لان میں قصر کے ساتھ مدبدل میں قصر اور طول کر)، اور ان دونوں (لان اور مدبدل) میں توسط کر، اور ان دونوں میں طول کر۔ (آل کے طول کے ساتھ) یہ چار بلند وجوہ ہیں۔

---

[1] عنایات رحمانی:۱/۱۶۸

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور تو(آل کے ہمزہ) استفہام اور (لان کے) لام (دونوں) میں توسط کر، اور (لان کے) لام میں قصر بھی کر، اوران (لان کے لام میں توسط اور قصر والی) دونوں صورتوں میں مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ﴾ میں توسط کرکے پڑھ۔

اور (آل کے ہمزہ) استفہام کے قصر کے ساتھ (لان کے) لام میں قصر کر، اور مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ﴾ میں تینوں وجوہ پڑھ۔

پھر (آل) کے ہمزہ میں تسہیل کر، اور (لان کے) لام میں قصر کر، اور اس کے ساتھ ملی ہوئی (﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ﴾ کی) مد بدل میں تینوں وجوہ پڑھ، اور ان دونوں (لان کے لام اور ﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ﴾ کی مد بدل) میں توسط کر، اور طول کر، تحقیق تو اپنی وجوہ کو مکمل کرلے گا۔

شرح: ناظم ان اشعار میں ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ کی پانچویں صورت بیان کررہے ہیں کہ اگر ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ سے ابتداء کی جائے اور اس کو بعد میں آنے والی مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِئُونَكَ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے، تو عقلی ۲۷ وجوہ میں سے ۱۴ وجوہ جائز ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	ویستنبئونك	آل	لان
①	ابدال مع الطول	قصر	قصر
②	ابدال مع الطول	قصر	طول
③	ابدال مع الطول	توسط	توسط
④	ابدال مع الطول	طول	طول
⑤	ابدال مع التوسط	توسط	توسط
⑥	ابدال مع التوسط	قصر	توسط
⑦	ابدال مع القصر	قصر	قصر
⑧	ابدال مع القصر	قصر	توسط

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

⑨	ابدال مع القصر	قصر	طول
⑩	تسہیل	قصر	قصر
⑪	تسہیل	قصر	توسط
⑫	تسہیل	قصر	طول
⑬	تسہیل	توسط	توسط
⑭	تسہیل	طول	طول

فائدہ: صاحب اتحاف البریہ نے مذکورہ ۱۴ وجوہ کو جائز کہا ہے، جبکہ قاری فتح محمد صاحب نے علامہ متولی کے حوالے سے ۱۳ وجوہ کو جائز قرار دیا ہے، انہوں نے صاحب اتحاف البریہ کی نقل کردہ وجوہ میں سے پانچویں اور چھٹی کو حذف کرکے آل میں ابدال مع الطول کے ساتھ لان میں قصر اور مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ میں توسط کی وجہ کو زیادہ کردیا ہے۔ چنانچہ ان وجوہ کی ترتیب کچھ یوں ہوگی۔ کہ ''آل'' کے قصر پر تین اور طول و تسہیل پر پانچ پانچ وجوہ ہوں گی، وہ اس طرح کہ

۱ تا ۳۔ آل کے قصر کے ساتھ لان میں بھی قصر اور مد بدل ﴿وَيَسْتَنْبِـُٔونَكَ﴾ میں تینوں۔

۴ تا ۸۔ آل کے طول کے ساتھ لان میں قصر اور مد بدل میں تینوں، پھر لان کے توسط کے ساتھ مد بدل میں صرف توسط اور لان کے طول کے ساتھ مد بدل میں صرف طول۔

۹ تا ۱۳۔ آل میں تسہیل کے ساتھ "لان" میں قصر اور مد بدل میں تینوں، پھر لان کے توسط کے ساتھ مد بدل میں صرف توسط اور طول کے ساتھ صرف طول۔ (عنایات رحمانی: ۱/۱۶۹)

وَ كَالْمَدِّ تَسْهِيلٌ وَلَكِنْ يُزَادُ قَصْـ	ـرُكَ اللَّامِ وَالتَّوسِيطِ فِي الْبَدَلِ اعْقَلَا
وَهَذَا عَلَى مَا اخْتَارَهُ شَمْسُ دِينِنَا	هُوَ الْجَزَرِيُّ الْحَبْرُ خُـذْهُ مُحَـمْدِ لَا

اور ابدال (والی وجوہ) کی مانند ہی تسہیل (کی وجوہ) ہیں، (یعنی آل میں ابدال مع الطول کے ساتھ جو چار وجوہ بنتی ہیں وہی چار وجوہ تسہیل میں بھی ہیں) لیکن تسہیل کے ساتھ ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وجہ زیادہ کر دی جائے گی، وہ ہے، لان میں قصر کے ساتھ مد بدل ﴿وَیَسْتَنْبِئُونَکَ﴾ میں توسط، پس تو اس کو سمجھ لے۔

شرح: ناظم ان اشعار ﴿ءَآلْـَٔنَ﴾ کی پانچویں صورت کی وضاحت فرما رہے ہیں کہ ''آل'' میں ابدال مع الطول کے ساتھ جو چار وجوہ بنتی ہیں بعینہٖ وہی چار وجوہ ''آل'' میں تسہیل کے ساتھ بھی آتی ہیں۔ لیکن تسہیل کی صورت میں مزید ایک وجہ (جیسا کہ سابقہ اشعار میں سے شعر نمبر ۳۹ کی شرح میں اس کی وضاحت ہو بھی چکی ہے) زیادہ کر دی جائے گی اور وہ وجہ اس طرح ہو گی کہ ''آل'' میں تسہیل کے ساتھ ''لان'' میں قصر اور مد بدل میں توسط۔

فائدہ نمبر ا۔: فضیلۃ الشیخ علامہ متولی نے ''آل'' میں توسط کی وجہ کو منع قرار دیا ہے، اور پھر اس توسط پر قائم تمام وجوہ کو ساقط کر دیا ہے، ان کے ہاں ﴿ءَآلْـَٔنَ﴾ کو ورش کے لئے ''آمن'' کے مشابہ قرار دینا محل نظر ہے، کیونکہ یہاں ورش کے لئے مد لازم ہو رہی ہے، لہٰذا یہاں اصل کا اعتبار کرتے ہو مد (طول) اور سبب عارضی (نقل حرکت) کا اعتبار کرتے ہوئے قصر ہو گا اور توسط کسی حال میں بھی نہیں ہو گا۔

فائدہ نمبر ۲۔: علامہ متولی کے اس (جدید) مذہب کے مطابق اگر ﴿ءَآلْـَٔنَ﴾ پر وقف کیا جائے تو نو [۹]، اور اگر وصلا پڑھا جائے تو سات [۷] وجوہ جائز ہیں۔ اگر سابقہ مد بدل ﴿ءَامَنتُم﴾ سے ملا کر پڑھا جائے، اور ﴿ءَآلْـَٔنَ﴾ پر وصل کیا جائے تو تیرہ [۱۳] وجوہ، اور اگر ﴿ءَآلْـَٔنَ﴾ پر وقف کر دیا جائے تو تمام عقلی ۲۷ وجوہ جائز ہیں۔ اور اگر مابعد مد بدل ﴿وَیَسْتَنبِئُونَکَ﴾ سے ملا کر پڑھا جائے تو ۱۳ وجوہ جائز ہیں۔ ان وجوہ کی تفصیل سابقہ صفحات میں فوائد کے تحت بیان کی جا چکی ہے۔ (مزید تفصیل کے لئے دیکھیں، عنایات رحمانی: ۱/۱۶۹)

وَعَادًا الْأُولٰی فَاقْصُرْنَ وَثَلِّثَا	لِهَمْزٍ وَوَسِّطْ وَامْدُدِ الْكُلَّ مُحْفِلَا

اور ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ (کی مد بدل میں) تو قصر کر، اور اس کے بعد والی مد بدل میں تینوں وجوہ (قصر، توسط، طول) کر، اور تو دونوں (یعنی ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ اور بعد والی مد بدل) میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توسط اور طول کر۔

شرح: ناظم اس شعر میں ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ کا حکم بیان فرمارہے ہیں۔ کیونکہ ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾ کی مد بدل میں اہل اداء کا اختلاف ہے۔ جمہور مد بدل کے قائل ہیں، جبکہ بعض ناقلین مد اس لفظ کو مد بدل سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ اس اختلاف کا فائدہ اس وقت ظاہر ہو گا ،جب اس کلمہ کو ماقبل یا مابعد کسی مد بدل کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔

ناظم یہاں یہی بیان کررہے ہیں کہ اگر ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾ کو مابعد مدبدل ﴿ءَالَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ﴾ سے ملا کر پڑھا جائے تو کل ۵ وجوہ جائز ہوں گی، جن کی تفصیل یہ ہے۔:

عادا الأولیٰ	آلاء ربك تتماری
قصر	قصر
قصر	توسط
قصر	طول
توسط	توسط
طول	طول

فائدہ: اگر لفظ ﴿ٱلْأُولَىٰ﴾ کو ماقبل مدبدل کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو بھی ۵ وجوہ جائز ہوں گی۔

لیجزی الذین أساءوا بما	عادا الأولیٰ
قصر	قصر
توسط	قصر
توسط	توسط
طول	قصر
طول	طول

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے 'حرز الامانی' میں کلمہ ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ میں قصر نقل

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کیاہے۔کما قال الشاطبی:

وَعَادًا الاُولَى وَابْنُ غَلْبُونَ طَاهِرٌ	بِقَصْرِ جَمِيعِ الْبَابِ قَالَ وَقَوَّلَا

اور سوائے ﴿عَادًا ٱلْأُولَىٰ﴾ کے، اور شیخ ابن غلبون طاھر نے اس پورے باب میں قصر ہی کہاہے، اور کہلوایا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت کر دی ہے کہ در حقیقت اس میں اختلاف ہے، کیونکہ جمہور اہل علم مدبدل کے قائل ہیں جبکہ بعض مدبدل کے قائل نہیں ہیں ،اور ساتھ ہی اس کی ضربی وجوہ کو بھی بیان کر دیا ہے۔

وَعَنْ كُلِّهِم بِالْمَدِّ مَاقَبْلَ سَاكِنٍ	وَفِي الْوَقْفِ وَالْإِدْغَامِ ثَلِّثْ لِتَجْمُلَا

اور تمام قراء سے مد (طول) منقول ہے (جب حرف مدہ) ساکن حرف سے پہلے واقع ہو، اور حالت وقف و ادغام میں تو تینوں وجوہ (طول، توسط اور قصر) کر، تاکہ تو قرآن کو خوبصورت بنا سکے۔

شرح: حرف مدہ کے بعد آنے والے سکون کی دو قسمیں ہیں:

① سکون لازم: سکون لازم یا تو ادغام کے ساتھ ہوتا ہے جیسے: ﴿ٱلطَّآمَّةُ﴾ یا بغیر ادغام کے ہوتا ہے جیسے: ﴿ءَآلْـَٔـٰنَ﴾ ان دونوں حالتوں میں تمام قراء مد (طول) کرتے ہیں۔ شعر کے پہلے حصے میں یہی بیان ہوا ہے۔

② سکون عارض: سکون عارض یا تو وقف کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ﴿ٱلْعَـٰلَمِينَ ، نَسْتَعِينُ﴾ یا ادغام کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے سوسی کے لئے ادغام کبیر ہے ،مثلاً: ﴿ٱلرَّحِيمِ ۝٣ مَـٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ۝٤﴾ ۔

ان دونوں حالتوں میں تمام قراء کے لئے تین وجوہ (طول، توسط اور قصر) ہیں۔ شعر کے دوسرے حصے میں یہی بیان ہوا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے 'حرز الامانی' میں سکون لازم اور سکون عارض میں فقط مد عارض وقفی کا حکم بیان کیا تھا، اور سوسی کے ادغام والی صورت کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی بھی وضاحت فرمادی ہے۔ کما قال الشاطبی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَعَنْ كُلِّهِمْ بِالْمَدِّ مَا قَبْلَ سَـــاكِنٍ	وعِنْدَ سُكُونِ الْوَقْفِ وَجْهَانِ أُصِّلا

اور تمام قراء سے مد کرنا ثابت ہے، اس حرف مد میں جو سکون لازم سے قبل ہو، اور سکون وقفی کے وقت دو وجوہ اصل قرار دی گئی ہیں (یعنی تیسری وجہ بھی جائز ہے)

وَنَحْوُ مَآبٍ لَيْسَ يَنْقُصُ فِي الْوُقُو	فِ عَنْ بَدَلٍ وَالرَّوْمَ كَالْأَصْلِ وُصِّلَا

اور مَآبِ جیسے کلمات میں وقفا مد بدل کی مقدار کم نہ ہوگی، اور وقف بالروم وصل کی مانند ہی شمار کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی ایسا کلمہ جس میں مد بدل اور وقفا مد عارضی وقفی جمع ہو جائیں جیسے ﴿مُسْتَهْزِءُونَ ، مُتَّكِـِٔينَ، مَـَٔابٍ﴾ تو وقفا مد بدل کی قوت کم نہیں ہوگی، بلکہ یہ مد عارض وقفی پر مقدم اور اس سے قوی ہوگی۔ لہٰذا وقفا ورش کے لئے ان جیسے کلمات میں مد بدل کی تینوں وجوہ پڑھی جائیں گی۔ یہ حکم اس وقت ہے جب وقف بغیر روم کے کیا جائے، اور اگر وقف بالروم کیا جائے، تو اس کا حکم وصل والا ہوگا، کیونکہ وقف بالروم میں حرکت کا ایک تہائی حصہ پڑھا جاتا ہے۔

وَمَعْ فَتْحِ ذِي الْيَا أَوْجُهُ الْعَارِضِ اعْتَبِرْ	لِوَرْشٍ وَإِنْ قِلَّلْتَ لَاقَصْرُ يُجْتَلَا

اور (مآب میں) ورش کے لئے ذوات الیاء کے فتحہ کے ساتھ عارض وقفی کی تمام وجوہ کا اعتبار کر، اور اگر (ذوات الیاء میں) تقلیل کر رہا ہو تو (مآب میں) قصر ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں ﴿، مَـَٔابٍ﴾ جیسے کلمات کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھنے کا حکم بیان کر رہے ہیں، کہ اگر اس کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے جیسے ﴿ذَٰلِكَ مَتَٰعُ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۖ وَٱللَّهُ عِندَهُۥ حُسْنُ ٱلْمَـَٔابِ﴾ تو اس میں ۱۰ وجوہ جائز ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ذوات الیاء پر فتح کے ساتھ مآب پر تینوں وجوہ، پھر ذوات الیاء پر تقلیل کے ساتھ مآب پر طول توسط

یہ پانچ وجوہ وقف بالاسکان کے ساتھ ہیں، پھر یہی پانچ وجوہ وقف بالروم کے ساتھ آئیں گی، جو ٹوٹل دس بن جاتی ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَمُدَّ لَهُ عِنْدَ الْفَوَاتِحِ مُشْبِعاً	وَإِنْ عَرَضَ التَّحْرِيْكُ فَاقْصُرْ وَ طَوِّلَا

اور اسی (سکون لازم) کی وجہ سے سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات میں اشباع (مد) کیا گیا ہے، اور اگر (اسی سکون کو) حرکت پیش آجائے تو قصر اور طول کر۔

شرح: اگر حروف مقطعات میں حرف مدہ سکون سے پہلے آجائے، تو تمام قراء اس میں مد مع الاشباع کرتے ہیں جیسے ﴿ حمٓ، صٓ، قٓ ﴾ لیکن اگر حرف ساکن کسی وجہ سے متحرک ہو جائے، جیسے وصلا تمام قراء کے لئے ﴿ الٓمٓ ۝١ ٱللَّهُ ﴾ (آل عمران:۱) میں، اور ورش کے لئے ﴿ الٓمٓ ۝١ أَحَسِبَ ﴾ (العنکبوت:۱) میں ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں دو وجہیں ہیں:

① اصل کا اعتبار کرتے ہوئے طول

② عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر ہوگا۔ توسط کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ''حرز الامانی'' میں عارضی حرکت آجانے پر قصر اور طول والا حکم بیان نہیں کیا تھا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے۔

وَفِي عَيْنٍ الْوَجْهَانِ وَالطُّولُ فُضِّلَا	وَلِلْمَكِّ هَاتَيْنِ اللَّذَيْنِ كَذَا اجْعَلَا

اور (ان حروف مقطعات میں سے) عین (کی یاء) میں (وہی) دو وجوہ (طول، توسط) ہیں، اور ان دونوں میں سے طول افضل قرار دیا گیا ہے، اور مکی کے لئے (دو کلموں) ﴿ هَٰتَيْنِ ﴾ اور ﴿ ٱلَّذَيْنِ ﴾ میں یہی (دونوں وجوہ طول اور توسط) جاری کر دے۔

شرح: یعنی حروف مقطعات میں سے حرف عین میں، جو قرآن مجید میں دو جگہ ﴿ كٓهيعٓصٓ ﴾ (مریم:۱) اور ﴿ حمٓ ۝١ عٓسٓقٓ ﴾ (الشوریٰ:۱) میں آتا ہے، دو وجوہ طول اور توسط ہیں، اور طول افضل ہے، اور امام ابن کثیر مکی کے لئے دو کلموں ﴿ هَٰتَيْنِ ﴾ (القصص:۲۷) اور ﴿ أَرِنَا ٱلَّذَيْنِ ﴾ (فصلت:۲۹) میں یہی دونوں وجوہ طول اور توسط ہیں۔ کیونکہ مکی ان دونوں کلمات کے نون کو مشدد پڑھتا ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے 'حرز الامانی' میں چونکہ مکی کے لئے ان دو کلمات ﴿ هَٰتَيْنِ ﴾ اور ﴿ ٱلَّذَيْنِ ﴾ کا حکم بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان کی بھی وضاحت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرمادی ہے۔

وَفِي بَدَلِ أَجْرِ الثَّلَاثَةَ عِنْدَ مَا	تُوَسِّط لِيْناً وَامْدُدَنْ إِنْ تُطَوِّلَا

اور مدبدل میں تو تینوں وجوہ جاری کر جب مدلین میں توسط کر رہا ہو، اور (بدل میں) مد (طول) کر، اگر مدلین میں طول کر رہا ہو۔

شرح: یعنی جب مدلین اور مد بدل مل کر آرہی ہوں: جیسے ﴿ لَن يَضُرُّوا۟ ٱللَّهَ شَيْـًٔاۗ يُرِيدُ ٱللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي ٱلْـَٔاخِرَةِۖ ﴾ (آل عمران:۱۷۶) تو اس میں ورش کے لئے چار وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل یہ ہے کہ

مدلین کے توسط کے ساتھ مدبدل میں تینوں وجوہ

مدلین کے طول کے ساتھ مدبدل میں صرف طول

فائدہ: اگر مدبدل مقدم ہو اور مدلین مؤخر ہو جیسے ﴿ أَوَلَوْ كَانَ ءَابَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْـًٔا ﴾ (البقرہ:۱۷۰) تو تب بھی یہی چار وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

مدبدل کے قصر کے ساتھ مدلین میں صرف توسط

مدبدل کے توسط کے ساتھ مدلین میں صرف توسط

مدبدل کے طول کے ساتھ مدلین میں توسط طول

وَمَنْ مَدَّ شَيْئًا وَاوُ سَوآتٍ قَدْ قَصَرْ	فَلَا مَدَّ فِيهَا عِنْدَ وَرْش فَتُجَمِّلَا
وَلِلْجَزَرِى سَوآتُ فَـاقْصُرْ لِوَاوِهِ	وَثَلِّـثْ لِهَمْزِثُمَّ وَسِّـطْهُمَا كِـلَا
وَقَـدْ قَـالَ أُسْـتَاذِي كَذَاكَ مَنْظَرًا	فَـأَسْأَلُ رَبِّي أَنْ يَمُنَّ فَـيَسْـهَلَا

اور (ناقلین روایت ورش میں سے) جس نے ﴿ شَيْـًٔا ﴾ میں مد (طول) کی ہے، وہ ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ میں قصر کرتا ہے۔ اس کلمہ ﴿سَوْءَاتِ﴾ میں ورش کے لئے مد (طول) نہیں ہے، پس تو اس کو خوبصورتی سے دیکھ۔

اور امام جزری کی تحقیق کے مطابق ﴿سَوْ﴾ (مدلین) کی واؤ میں قصر کر، اور ﴿ءَاتِ﴾ (مدبدل) کے ہمزہ میں تینوں وجوہ پڑھ، پھر ان دونوں (مدلین اور مدبدل) میں توسط کر۔

اور تحقیق میرے استاد نے یہی منظر (وجوہ) بیان کیا ہے، میں اللہ سے سوال کرتا ہوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ احسان کرتے ہوئے نرمی کرے۔

﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ میں مدلین اور الف میں مدبدل ہے۔ لیکن اس کلمہ میں مدلین کا طول ناجائز اور بے اصل ہے، اور اس (طول) کی جگہ قصر ہو گا۔ کیونکہ مدلین میں جو ناقلین طول بتاتے ہیں وہ سب ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ کو طول سے مستثنیٰ قرار دینے پر متفق ہیں۔ البتہ مدبدل جائز ہے، اب چونکہ اس کلمہ میں مدلین اور مدبدل دونوں جمع ہیں چنانچہ کل عقلی چھ وجوہ میں سے مندرجہ ذیل ۴ وجوہ جائز ہیں:

1۔ مدلین میں قصر کے ساتھ مدبدل میں تینوں وجوہ ہوں گی، جبکہ

2۔ مدلین میں توسط کے ساتھ مدبدل میں صرف توسط ہو گا۔

باقی دو وجوہ (مدلین میں توسط کے ساتھ مدبدل میں قصر اور طول) ناجائز ہیں۔

فائدہ: علامہ جعبری ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی واؤ میں طول بھی بتاتے ہیں، اور ﴿سَوْءَاتِ﴾ کی کل ضربی وجوہ جو کہ ۹ / بنتی ہیں، سب کو جائز کہتے ہیں۔ لیکن محققین کا مذہب پہلا ہے، اور محقق امام جزری بھی اسی کے حامی و قائل ہیں۔

فائدہ: اگر ﴿سَوْءَاتِ﴾ کو بعد میں آنے والی ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے جیسے ﴿يَـٰبَنِيٓ ءَادَمَ قَدۡ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكُمۡ لِبَاسٗا يُوَٰرِي سَوۡءَٰتِكُمۡ وَرِيشٗاۖ وَلِبَاسُ ٱلتَّقۡوَىٰ﴾ تو ۵ وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:

① مدلین ﴿سَوْ﴾ میں قصر کے ساتھ مدبدل ﴿ءَاتِ﴾ میں قصر اور ذوات الیاء میں فتح۔

② مدلین ﴿سَوْ﴾ میں قصر کے ساتھ مدبدل ﴿ءَاتِ﴾ میں توسط اور ذوات الیاء میں تقلیل۔

③ مدلین ﴿سَوْ﴾ میں توسط کے ساتھ مدبدل ﴿ءَاتِ﴾ میں توسط اور ذوات الیاء میں تقلیل۔

④، ۵۔ مدلین ﴿سَوْ﴾ ذ میں قصر کے ساتھ مدبدل ﴿ءَاتِ﴾ میں طول اور ذوات الیاء

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں فتح و تقلیل۔[1]

1 بلوغ الأمنیۃ:١٩

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الهمزتين من كلمة

أَأَمَنْتُمْ وَالنَّحْوُ سَهِّلْ لِوَرْشِهِمْ	وَإِبْدَالُهُ قَدْ شَذَّ فَاجْعَلْهُ مُهْمَلَا

﴿ ءَامَنتُم ﴾ ءأمنتم اوراس جیسے دیگر کلمات (جیسے ﴿ ءَأَٰلِهَتُنَا ﴾ میں ورش کے لئے تسہیل کر، اور اس کا ابدال تحقیق شاذ ہے، پس تو اس کو مہمل کر دے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ اشارہ فرمارہے ہیں کہ ء أمنتم (تین جگہ الاعراف، طہ، اور الشعراء میں) اور ء أمنتم (الزخرف) میں ورش کے لئے فقط تسہیل ہے، (ابدال نہیں ہے) کیونکہ ایک کلمہ میں آنے والے دو ہمزوں میں ابدال نقل کرنے والوں نے ان دونوں کلمات میں ورش کے لئے فقط تسہیل ہی نقل کی ہے۔

فائدہ: ء أمنتم میں تینوں جگہ اور ء أمنتم میں کلمہ طویل ہونے کی وجہ سے نہ ورش کے لئے ابدال ہے، اور نہ قالون، بصری، ہشام کے لئے ادخال الف ہے۔ ابدال نقل کرنے والوں کا قول درست نہیں ہے۔ (عنایات رحمانی: ۱/ ۱۸۵)

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے "حرز الامانی" میں ہمزتین فی کلمہ کا ایک عمومی حکم بیان کیا تھا، اور اس عمومی حکم میں سے ورش کے لئے مذکورہ کلمات کو مستثنیٰ نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

أَأَنْتَ فَسَهِّلْ مَعْ أَرَيْتَ بِوَقْفِهِ	وَ يَمْنَعُ إِبْدَالًا سَوَاكِنُهُ الوِلَا

ء أنت کے ساتھ أرئیت میں (ورش کے لئے) وقفاً تسہیل کر، اور اس کے مسلسل آنے والے ساکن حروف نے ابدال کو منع کر دیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ اشادہ کررہے ہیں کہ ءأنت اور أرئیت پر وقفاً ورش کے لئے صرف تسہیل ہے، ابدال نہیں ہے، تاکہ اجتماع ثلاث سواکن لازم نہ آئے، کیونکہ لغت عرب میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

فائدہ: ءأنتم، أرئیتکم اور أرئیتم میں وقفاً چونکہ تین ساکن جمع نہیں ہوتے، لہٰذا ان کلمات میں وقفاً بھی دونوں وجوہ (تسہیل اور ابدال) جائز ہیں۔ (عنایات رحمانی: ۱/ ۱۸۴)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: دیکھئے شاطبیہ کے شعر نمبر (۵۲) کا پس منظر۔

وَإِنْ هَمْزُ وَصْلٍ بَيْنَ لَامٍ مُسَكَّنٍ	وَهَمْزَةِ الِاسْتِفْهَامِ فَامْدُدْهُ مُبْدِلًا
فَلِلْكُلِّ ذَا أَوْلَى،وَلَكِنْ إِذَا طرا	تَحَرُّكُهُ فَالمدُّ وَالْقَصْرُ أُعْمِلَا

اور اگر ہمزہ وصلی ساکن کئے ہوئے لام (تعریف) اور ہمزہ استفہام کے درمیان (واقع ہورہا) ہو، تو ان کلمات کے دوسرے ہمزہ کو ابدال مع الطول کے ساتھ پڑھ۔

تمام قراء کے لئے یہ ابدال مع الطول اولیٰ ہے۔ لیکن اگر اس کو حرکت پیش آجائے تو (اصل کا اعتبار کرتے ہوئے) مد اور (عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے) قصر دونوں پر عمل کیا گیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ بیان کررہے ہیں کہ اگر ہمزہ وصلی لام تعریف اور ہمزہ استفہام کے درمیان واقع ہو، تو تمام قراء اس میں ابدال کرتے ہوئے مد (طول) کرتے ہیں۔ اور یہ ہمزہ وصلی چار کلمات میں آتا ہے:

1۔ ءآلذکرین (دو جگہ)   2۔ ءآلئٰن (دو جگہ)

3۔ ءآللہ (دو جگہ)   4۔ ءآلسحر۔

لیکن اگر کسی سبب سے (لام تعریف کے سکون پر) حرکت آجائے تو مد اور قصر دونوں جائز ہیں، اور یہ سبب فقط ایک کلمہ "ئآلئن" میں واقع ہوا ہے۔

پس منظر: (اس کا پس منظر واضح ہے، شاطبیہ کا شعر نمبر ۱۰/ ۱۹۲ دیکھیں۔)

وآئِمَّةً سَهِّلْ أَوِ ابْدِلْ لِنَافِعٍ	ومك وَ بَصْرِى فَفِى النَّشْرِ عَوَّلَا

اور أئمة میں تسہیل یا ابدال کر، نافع، مکی، بصری کے لئے، پس نشر میں اس (ابدال والی وجہ) پر اعتماد کیا گیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں یہ اشارہ فرمارہے ہیں کہ نافع، مکی اور بصری کے لئے أئمۃ میں تسہیل اور ابدال دونوں وجوہ جائز ہیں اور نشر میں اسی پر اعتماد کیا گیا ہے۔

پس منظر: شاطبیہ کا شعر نمبر ۱۷/ ۱۹۹ دیکھیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الهمزتين من كلمتين

(٥٧)وأسقط الأولى في اتفاقهما معاً ... وقيل أخراها يروى لذاك فتى العلا

اور جس وقت دو متفق الحرکت ہمزے اکٹھے آجائیں، تو پہلے ہمزہ کو تو ساقط کر دے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوسرے ہمزہ (کو ساقط کر دے)، اس اختلاف کو ابو عمرو بصری نے روایت کیا ہے۔

شرح: ناظم اس شعر میں امام ابو عمرو بصری کا اختلاف بیان کر رہے ہیں کہ جب دو ہمزے دو کلموں میں متفق الحرکت آجائیں، تو ان دونوں میں سے کس ہمزہ کو حذف کیا جائے گا، اس کی تعیین نہیں ہے۔ جمہور اہل اداء پہلے ہمزہ کو حذف کرنے کے قائل ہیں، جبکہ بعض نے دوسرے ہمزہ کو حذف کرنے کا کہا ہے۔ اس اختلاف کا فائدہ تب ظاہر ہو گا، جب ایسے کلمات سے پہلے کوئی مد آجائے جیسے: ﴿ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰٓ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ﴾[المائدة:٦] یہاں دونوں میں سے ایک ہمزہ حذف کرنے پر تین وجوہ ہوں گی۔ وہ اس طرح کہ ﴿ مَّرْضَىٰٓ أَوْ ﴾(کی مد منفصل) میں قصر کے ساتھ ﴿جَآءَ أَحَدٌ﴾ میں قصر اور مد۔ پھر ﴿ مَّرْضَىٰٓ أَوْ ﴾ میں مد کے ساتھ کے ﴿ جَآءَ أَحَدٌ﴾ میں فقط مد ہو گی۔ ﴿ مَّرْضَىٰٓ أَوْ ﴾ مد کے ساتھ جآء أحد میں قصر منع ہے) کیونکہ ﴿ جَآءَ أَحَدٌ﴾ میں اگر پہلا ہمزہ محذوف مانیں تو یہ مد منفصل کے قبیل سے ہو گا چنانچہ ﴿ مَّرْضَىٰٓ أَوْ﴾ اور ﴿جَآءَ أَحَدٌ﴾ دونوں میں مد منفصل کی مساوی مقدار قصر اور مد ہو گی۔ اور اگر دوسرا ہمزہ محذوف مانیں تو یہ ﴿جَآءَ﴾ مد متصل کے قبیل سے ہو گا۔ چنانچہ ﴿ مَّرْضَىٰٓ أَوْ ﴾ کی مد منفصل میں مد کے ساتھ ﴿ جَآءَ أَحَدٌ﴾ کی مد متصل میں قصر کی کوئی وجہ ثابت نہیں ہے۔

فائدہ: جمہور اہل اداء نے پہلے ہمزہ کا اسقاط ہی تسلیم کیا ہے، جیسا کہ امام شاطبیؒ نے فرمایا ہے، لہٰذا یہاں مد منفصل کی شکل ہو گی اور اس میں قصر و توسط طے ہو گا۔ (امانیہ شرح شاطبیہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شعر:۲/۲۰۳)

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ”حرزالامانی“ میں فقط ایک ہی مذہب بیان کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس میں واقع اختلاف کی بھی وضاحت فرمادی ہے۔(دیکھیں شعر نمبر۱/۲۰۲)

وَالْأُخْرَى كَمَدٍّ عِنْدَ وَرْشٍ وَ قُنْبُلٍ	وَقَدْ قِيلَ مَحْضُ الْمَدِّ عَنْهَا تَبَدَّلَا
وَمُدَّ إِذَا كَانَ السُّكُونُ بُعَيْدَهُ	وَإِنْ طَرَأَ التَّحْرِيكُ فَاقْصُرْ وَطَوِّلَا

اور دوسرا ہمزہ مسہل ہو گا، ورش اور قنبل کے لئے، اور بے شک یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دوسرا ہمزہ خالص صرف مد سے بدل جاتا ہے، اور مد (طول) ہے، جب اس کے بعد سکون (اصلی) ہو، اور اگر اس ساکن حرف پر حرکت آجائے، تو قصر اور طول کر۔

شرح: یعنی ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکت میں قنبل اور ورش کے لئے دوسرے ہمزہ میں دو وجوہ ہیں:

1۔ تسہیل 2۔ ابدال۔

اگر دوسرے ہمزہ (مبدلہ) کے بعد حرف صحیح ساکن ہو تو وہاں مد لازم کی بناء پر طول ہوتا ہے، جیسے جآء آمرنا، هٰؤُلَآئِین، اور اگر یہ ساکن حرف کسی وجہ سے متحرک ہو جائے تو (اصل کا اعتبار کرتے ہوئے) مد اور (عارضی حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے) قصر کریں گے۔ چنانچہ علی البغاء ان اردن، ”للنبی ان أراد“ میں ورش کی قراءۃ پر اور ”النسآء ان اتقین“ میں ورش اور قنبل دونوں کی قراءات پر (ساکن حرف پر) حرکت آجانے کی وجہ سے دو وجوہ قصر اور طول جائز ہیں۔

پس منظر: شاطبیہ کے شعر نمبر ۵/۲۰۶ کی شرح میں مرقوم ہے کہ اگر حرف ساکن پر حرکت آجائے تو قصر اور مد دونوں وجوہ جائز ہیں، ورنہ مد لازم ہونے کی بنا پر فقط مد ہی ہے۔

وَجَاءَ آلْ أَبْدِلَنْ عِنْدَوَرْشِهِمْ	بِقَصْرٍ وَ مَدٍّ فِيهِ قُلْ وَلِقُنْبُلَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ”جآء آل“ میں ورش اور قنبل کے نزدیک ابدال مع القصر والمد کر۔

شرح: یعنی اگر ہمزتین فی کلمتین متفق الحرکت کے دوسرے ہمزہ میں ابدال کرنے کے بعد، اس (مبدلہ ہمزہ) کے بعد حرف مدہ آرہا ہو جیسے: ”جاء آل لوط، جاء آل فرعون“ تو حالت ابدال میں ورش اور قنبل کے لئے دو وجوہ (مد اور قصر) جائز ہیں۔

چنانچہ ورش کے لئے اس کلمہ میں ۵ وجوہ ہیں۔

ابدال کے ساتھ دو مد اور قصر

تسہیل کے ساتھ مد بدل کی تینوں

اور قنبل کے لئے ۳ وجوہ ہیں۔

ابدال کے ساتھ دو مد اور قصر

تسہیل کے ساتھ فقط قصر

وَإِنْ حَرْفُ مُدَّ قَبْـلَ هَمْزٍ مُغَيَّرَ	يَجُزْ قَصْرُهُ وَالْمَــدُّ مَازَالَ أَعْـدَلَا
إِذَا أَثَـرُ الهَـمْزِ الْمُغَيَّرِ قَـدْ بَقِي	وَمَعْ حَـذْفِهِ فَالْقَصْرُ كَانَ مُفَضَّلَا
وَفِي هٰؤُلَا إِنْ مَدُّهَا مَعْ قَصْرِ مَا	تَـلَاهُ لَهُ امْنَعْ مُسْقِطًا لَا مُسَـهِّلَا

اور اگر حرف مدہ ہمزہ مغیرہ سے پہلے پایا جارہا ہو، تو اس میں قصر جائز ہے، اور مد ہمیشہ بہتر رہا ہے۔ جب ہمزہ مغیرہ کا اثر (یعنی تسہیل وغیرہ میں) باقی رہ جائے۔ اور ہمزہ مغیرہ کے حذف کے ساتھ تحقیق قصر کو فضیلت دی گئی ہے۔ اور (لفظ) "ھؤلاء إن" میں (چار عقلی وجوہ میں سے) ھاء کے مد کے ساتھ ”أولاء ان“ میں قصر کو اس (بصری) کے لئے منع کر دیا۔ (پہلے ہمزہ کا) اسقاط کرتے ہوئے، نہ کہ تسہیل کرتے ہوئے۔ (یعنی یہ وجہ اسقاط والی حالت میں منع ہے۔)

شرح: اگر حرف مدہ ہمزہ مغیرہ سے پہلے آجائے تو اس میں دو وجوہ قصر اور مد جائز ہیں۔ اور اگر ہمزہ مغیرہ کا اثر باقی ہو (جیسے تسہیل میں ہوتا ہے) تو مد کرنا راجح ہے، اور اگر ہمزہ مغیرہ حذف ہو تو قصر کرنا راجح ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور ’’ هٰؤلاء إن‘‘ کو ابو عمرو بصری کے لئے جب ہمزہ کے اسقاط کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کے لئے تین وجوہ جائز ہیں:

ھاء کے قصر کے ساتھ اولاء میں مد اور قصر

ھاء کے مد کے ساتھ اولاء میں حرف مد

جبکہ ھاء کے مد کے ساتھ اولاء میں قصر ناجائز ہے۔

پس منظر: شاطبیہ کے شعر نمبر ۲۰۷/۷ کو دیکھیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الهمز المفرد

وَبَارِئِكُمْ فَاهْمِزْ فَقَطْ عِنْدَ صَالِحٍ	فَقَدْ عَرِضَ التَّسْكِيْنُ لِلْحَقِّ فَأقْبَلَا

اور ”بارئکم“ کو فقط ہمزہ سے پڑھ، سوسی کے نزدیک۔ تحقیق اس کو سکون لاحق ہوا ہے، جو کہ برحق ہے، پس تو اسی کو قبول کرلے۔

شرح: سورۂ بقرہ میں دو جگہ ”بارئکم“ آتا ہے۔ سوسی نے دونوں جگہ ہمزہ کو ساکن پڑھا ہے، لہٰذا یہ کلمہ بھی سوسی کے لئے ابدال سے مستثنیٰ ہوگا۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے 'حرز الامانی' میں شیخ طاھر بن غلبون سے سوسی کے لئے ابدال نقل کیا تھا۔ کما قال الشاطبي:

وبارئكم بالهمز حال سكونه	وقال ابن غلبون بياء تبدلا

اور بارئکم کو ہمزہ ہی کے ساتھ پڑھا ہے، اس کے سکون کی حالت میں، اور ابوالحسن ابن غلبون نے ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدلا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ سوسی کے لئے اس کلمہ میں ابدال نہیں ہے، بلکہ یہ کلمہ بھی مستثنیات میں سے ہے، وہ صرف ہمزہ کو ساکن پڑھتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب النقل والسکت

وَحَرِّكْ لِوَرْشٍ كُلَّ سَاكِنٍ آخِرٍ	سِوَى حَرْفِ مَدٍّ وَاحْذِفِ الْهَمْزَ مُسَهِّلَا

اور تو حرکت دے ورش کے لئے ہر ساکن آخر کو، سوائے حروف مدہ کے، اور ہمزہ کو آسانی کی غرض سے حذف کردے۔

شرح: یعنی جب کہ کسی کلمہ کا آخری حرف ساکن ہو، اور حرف مدہ نہ ہو، اور اس کے بعد آنے والے کلمے کا پہلا حرف ہمزہ ہو، تو ورش کے لئے اس ہمزہ کی حرکت نقل کرکے ماقبل کے ساکن حرف کو دے دی جائے گی، اور ہمزہ کو آسانی کی غرض سے حذف کردیا جائے گا۔

جیسے: من أمن، قد أفلح، متاع إلی، یوم أجلت۔

اور اگر پہلے کلمہ کا آخری حرف، حروف مدہ میں سے ہو تو نقل حرکت نہیں ہوگی جیسے قالوا أمنا، في أنفسكم۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے 'حرز الامانی' میں ساکن آخر سے حروف مدہ کو مستثنیٰ نہیں کیا تھا۔ کما قال الشاطبي:

وحرك لورش كل ساكن آخر صحيح	بشكل الهمز واحذفه مسهلا

اور تو حرکت دے، ورش کے لئے ہر ساکن آخر صحیح کو ہمزہ کی شکل (یعنی حرکت) کے ساتھ، اور ہمزہ کو حذف کردے آسانی کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البری نے اس شعر میں اس امر کی وضاحت کردی ہے۔

فائدہ: میری رائے کے مطابق امام شاطبیؒ کے قول (ساکن آخر صحیح) میں "صحیح" کی قید سے حروف علت (واؤ، الف، اور یاء) خود بخود ہی مستثنیٰ ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ کا مذکورہ شعر تحصیل حاصل محسوس ہوتا ہے، جس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

فائدہ: جہاں جہاں ورش نقل حرکت کرتا ہے، ان تمام مقامات میں امام حمزہ بھی وقفا (ایک وجہ میں) نقل حرکت کرتے ہیں۔

وَلَا نَقْلَ فِي مِيمِ الْجَمِيعِ لِحَمْزَةٍ	بَلِ الْوَقْفُ حُكْمُ الْوَصْلِ فِيمَا تَنَقَّلَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور امام حمزہ کے لئے میم جمع میں نقل حرکت نہیں ہے، بلکہ وقف میں وصل والا حکم ہی نقل کیا گیا ہے۔

شرح: ناظم یہاں نقل حرکت سے مستثنیٰ کلمات کا دوسرا اصول بیان کر رہے ہیں، کہ وقفا امام حمزہ (جو نقل حرکت کرتے ہیں) میم جمع میں نقل حرکت نہیں کریں گے، بلکہ وقف کو بھی وصل پر ہی محمول کیا جائے گا۔ جیسے: ﴿عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ﴾ ﴿وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ﴾

فائدہ: ہمزہ قطعی سے پہلے آجانے کی صورت میں چونکہ ورش میم جمع میں صلہ کرتا ہے، لہٰذا میم جمع میں ورش کے لئے بھی نقل حرکت نہیں ہو گی۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے 'حرزالامانی' میں میم جمع پر نقل حرکت کے حوالے سے خاموشی اختیار کی ہے، چنانچہ اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَفِي أَلْ بنَقْلٍ قِفْ وَ سَكْتٍ لِسَاكِتٍ	عَلَيْهَا وَ عِنْدَ التَّارِكِيْنَ لَهُ انْقُلَا

اور (لام تعریف) أل میں نقل حرکت کرتے ہوئے وقف کر، اور اس (لام تعریف) پر سکتہ کرنے والوں کے لئے (وقفاً) سکتہ کر، اور (وصلاً) ترک سکتہ (یعنی عدم سکتہ) کرنے والوں کے لئے (وقفاً) نقل کر۔ (یعنی جو قراء لام تعریف میں وصلاً عدم سکتہ کرتے ہیں، ان کے لئے وقفا عدم سکتہ کی بجائے نقل ہے، اور عدم سکتہ نہیں ہے۔)

شرح: لام تعریف (جیسے ﴿ٱلْأَرْضِ﴾) میں وصلاً خلف کے لئے سکتہ، اور خلاد کے لئے سکتہ و عدم سکتہ دو وجوہ ہیں۔ لہٰذا وقف میں بھی وہی وجوہ ہونی چاہئیں تھیں، جو وصلاً منقول ہیں۔ لیکن ناظم نے یہاں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے، کہ وصلاً ایک وجہ (نقل) زیادہ کر دی جائیگی، اور ایک وجہ (عدم سکتہ) کم دی جائے گی، کیونکہ لام میں وصلاً عدم سکتہ کرنے والوں (خلاد) نے وقفا نقل کی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ لام تعریف والے کلمہ پر وقفا خلف اور خلاد دونوں کے لئے دو وجوہ (۱) نقل (۲) سکتہ ہوں گی، کیونکہ خلاد کا عدم سکتہ وقفا جائز نہیں ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے باب النقل والسکت کے تحت (ابو الفتح فارس اور ابن غلبون کے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دو مذاہب بیان کئے ہیں، جن کو جمع کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ ساکن الموصول (﴿ٱلۡأَرۡضِ﴾ وغیرہ) اور شیئاً، شیٔ میں خلف کے لئے صرف سکتہ ہے، جبکہ خلاد کے لئے سکتہ، عدم سکتہ دو وجوہ ہیں، اور ساکن المفصول (جیسے ﴿من آمن﴾، ﴿قَدۡ أَفۡلَحَ﴾) میں خلف کے لئے سکتہ، عدم سکتہ اور خلاد کے لئے صرف عدم سکتہ ہے، اور وقفاً پورے امام حمزہ کے نزدیک (﴿ٱلۡأَرۡضِ﴾ اور ساکن المفصول دونوں میں) نقل حرکت ہے۔

امام شاطبیؒ نے مذکورہ اختلاف وصل و وقف کی قید لگائے بغیر بیان کیا ہے۔ جس سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ اختلاف دونوں حالتوں (وقفاً و وصلاً) میں ہے۔ چنانچہ اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لئے صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ لام تعریف (أل) میں عدم سکتہ کرنے والوں نے بھی وقفا نقل کی ہے۔ لہٰذا پورا امام حمزہ وقفا لام تعریف پر دو وجوہ (نقل اور سکتہ) کرے گا، جبکہ خلاد کی تیسری وجہ (عدم سکتہ) جائز نہیں ہے۔ یہ حکم صرف لام تعریف کا ہے جبکہ شیئ، شیئا اور ساکن المفصول اپنی اصل پر قائم ہیں۔

وَتَبْدَأُ بِهَمْزِ الْوَصْلِ فِي النَّقْلِ كُلِّهِ	وَإِنْ كُنْتَ مُعْتَدًا بِعَارِضِهِ فَلَا
وَفِي نَحْوِ لَانَ إِبْدَأْ بِهَمْزٍ مُثَلَّثًا	فَإِنْ تَبْتَدِي بِاللَّامِ فَالْقَصْرُ أَعْمِلَا

اور تو ہمزہ وصلی سے ابتداء کر، پورے باب النقل میں، اور اگر تو اس کو پیش آنے والی (نقل) کو شمار کرے (یعنی نقل حرکت کی عارضی حرکت کو اصلی شمار کرے) تو ہمزہ وصلی سے ابتدائی، نہ کر (بلکہ حرکت والے حرف سے ابتداء کر)

اور ”لان“ جیسے کلمات میں ہمزہ وصلی سے ابتداء کرتے ہوئے (ورش کے لئے مدبدل کی) تینوں وجوہ پڑھ، اور اگر تو ”لام“ سے ابتداء کرے، تو فقط قصر پر ہی عمل کیا گیا ہے (یعنی ”لان“ کی مدبدل میں صرف قصر ہوگا)

شرح: یعنی کلمہ جب معّرف باللام ہو، اور لام تعریف ہمزہ قطعی والے کسی کلمہ پر داخل ہو جیسے ﴿ٱلۡأَرۡضِ﴾ ﴿ٱلۡإِنسَٰنِ﴾ وغیرہ، تو نقل حرکت کی صورت میں ہمزہ وصلی کے ساتھ اور ہمزہ وصلی کے بغیر دونوں طرح ابتداء کرسکتے ہیں۔ اَلَرْض، اَلِنْسَان پڑھیں، یا لَرْض، لِنْسَان پڑھیں، دونوں طرح ہی جائز ہے۔ کیونکہ ہمزہ وصلی مابعد ساکن سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابتداء کرنے کے لئے لایا جاتا ہے، اور نقل حرکت کی وجہ سے وہ ساکن (لام) متحرک ہو گیا ہے، لہٰذا ہمزہ وصلی کی عارضی طور پر ضرورت نہیں رہی۔

اسی اصول کے تحت اگر "آلان" سے ابتداء ہمزہ وصلی کے ساتھ کی جائے، تو ورش کے لئے مدبدل کی تینوں وجوہ جائز ہوں گی، اور اگر ہمزہ وصلی کے بجائے لام سے ابتداء کی جائے جیسے (لان) تو ورش کے لئے فقط قصر ہی ہو گا۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے باب النقل میں ہمزہ وصلی اور نقل حرکت سے متحرک ہونے والے حرف دونوں سے ابتداء کرنے کا حکم بیان کیا ہے، لیکن "لان" جیسے کلمات میں ورش کی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان اشعار میں اس کا حکم واضح کر دیا ہے۔ جیسا کہ اوپر گزرا ہے۔

وَفِی بئْسِ لِاْسمُ ابْدَأ بِأَلْ أَوْ بلاَمِهِ	فَقَدْ صُحِّحَ الْوَجْهَیْنِ فِی النَّشْرِ لِلْمَلاَ

اور ﴿بِئْسَ ٱلِٱسْمُ﴾ میں "أل "(یعنی ہمزہ وصلی) یا "لام" کے ساتھ ابتداء کر، اور تحقیق (امام جزری نے) نشر میں ان دونوں وجوہ کو تمام قراء کے لئے صحیح قرار دیا ہے۔

شرح: مذکورہ اصول کے مطابق ﴿بِئْسَ ٱلِٱسْمُ﴾ میں اگر ﴿ٱلِٱسْمُ﴾ سے ابتداء کی جائے، تو ہمزہ وصلی کے ساتھ ﴿أَلِسْم﴾ اور بلا ہمزہ وصلی ﴿لِسْم﴾ تمام قراء کے لئے دونوں طرح ابتداء کرنا جائز ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے اس کلمہ کو تمام قراء کے لئے بیان نہیں کیا تھا۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے۔

وَنَقْلُ رِدًا عَنْ نَافِعٍ وَ كِتَـــابِيَهْ	بالإِسْكَانِ عَنْ وَرْشٍ أَصَحُّ تَقَبُّلَا
وَأَدْغِمْ لَهُ هَا مَالِيَهْ عِنْدَ نَقْـــلِهِ	وأظهر بسكت مسكنا يا أخا العلا

اور نافع سے لفظ ﴿رِدْءًا﴾ میں نقل حرکت ثابت ہے، اور ورش سے (﴿كِتَٰبِيَهْ﴾ کی ھاء کو اسکان کے ساتھ پڑھنا مقبولیت میں زیادہ صحیح ہے۔

اور ورش کے لئے ﴿مَالِيَهْ﴾ کی ھاء میں ادغام کر ﴿كِتَٰبِيَهْ ۞١٩ إِنِّي﴾ میں نقل کرتے وقت، اور اظہار کر (مَالِيَهْ میں) (﴿كِتَٰبِيَهْ﴾ کے) سکتہ کے ساتھ آرام کرتے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہوئے، اے بلند بھائی۔

شرح: یعنی کلمہ ﴿رِدْءًا﴾ میں ہمزہ کی حرکت کو دال پر منتقل کرنا، اور ہمزہ کو حذف کر دینا نافع کے لئے ثابت ہے، اور وقفا یہ تنوین الف سے بدل جائے گی۔ اور لفظ ﴿كِتَٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي﴾ میں ورش کے لئے اسکان ہاء اور اِنی کے ہمزہ کو باقی رکھنا زیادہ صحیح ہے۔ زیادہ صحیح کا مطلب یہ ہے کہ نقل حرکت بھی (کم صحیح) جائز ہے۔ لہٰذا ورش کے لئے دو وجوہ ہو گئیں، اور تحقیق ہمزہ اس لئے زیادہ صحیح ہے، کیونکہ یہ ھاء سکتہ ہے، اور ہاء سکتہ میں سکون اصل ہوتا ہے۔

اس کے بعد ناظم فرماتے ہیں کہ اگر ورش کے لئے ﴿ كِتَٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي﴾ سے لے کر ﴿مَالِيَهْ ۝٢٨ هَلَكَ﴾ تک پڑھا جائے تو دو وجوہ جائز ہوں گی:

① ﴿كِتَٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي﴾ میں تحقیق کے ساتھ ﴿مَالِيَهْ ۝٢٨ هَلَكَ﴾ میں اظہار (یعنی وقفہ لطیفہ)

② ﴿كِتَٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي﴾ میں نقل حرکت کے ساتھ ﴿ مَالِيَهْ ۝٢٨ هَلَكَ ﴾ میں ادغام

پس منظر: امام شاطبیؒ نے ﴿ كِتَٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي﴾ کا اختلاف تو بیان کیا ہے (جیسا کہ شعر نمبر ۹/۲۳۴) میں مذکور ہے) لیکن ﴿ مَالِيَهْ ۝٢٨ هَلَكَ ﴾ کا اختلاف اور ان دونوں (﴿كِتَٰبِيَهْ ۝١٩ إِنِّي﴾ سے لے کر ﴿ مَالِيَهْ ۝٢٨ هَلَكَ ﴾ تک) کو ملا کر پڑھنے کی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے ان وجوہ کی وضاحت فرما دی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب وقف حمزة و ہشام علی الهمز

وَرِئْيًا بِإِظْهَــارٍ وَ إِدْغَــامِهِ رَوَوْا	كَـذَلِكَ رُؤْيَا ثُمَّ تُؤْوِى فَحَصَّــلَا

اور رئیا میں اظہار و ادغام دونوں روایت کئے گئے ہیں۔اسی طرح (یہی حکم) رؤیا اور تؤوی (تؤویه)میں بھی حاصل کیا گیاہے۔

شرح: یعنی لفظ ”رئیا“ (مریم:۷۴) کے ہمزہ ساکنہ کو یاء کے ساتھ ابدال کے بعد اظہار اور ادغام دونوں وجوہ سے پڑھنا جائز ہے اور یہی حکم ''تؤویه ،تؤوی '' اور ”رؤیا“ کا بھی ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے فقط ایک لفظ ”رئیا“ بیان کیا تھا، جس سے محسوس ہوتا تھا کہ یہ حکم فقط اسی ایک کلمہ میں ہی ہے، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی، کہ اس کے ساتھ دیگر تین مزید کلمات (رؤیا،تؤوی تؤویه)کا بھی یہی حکم ہے۔

كَمَـا هَا وَيَا وَاللَّامِ وَالْبَا وَنَحْـوِهَا	مِنْ الْهَمْزِ سِيْنِ كَافِ فَا وَاوٍ انْقُـلَا

اور وہ زائد حروف ھا، یا، لام، با، اور ان جیسے دیگر حروف ہمزہ، سین، قاف، فا، واؤ ہیں۔

شرح: یعنی وہ ہمزہ جو حقیقت میں مبتدیہ ہو، مگر چند زائد حروف شروع میں آجانے کی وجہ سے متوسط بن جائے، تو اس کی تخفیف میں دو وجوہ (تغییر + تحقیق) جائز ہیں۔ وہ زائد حروف درج ذیل ہیں:

ھاءٔ،یاءٔ،لام،باءٔ،ھمزہ،سین،کاف،فا،واؤ

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ”حرزالامانی“ میں متوسط بزوائد پر آنے والے حروف کی مکمل تعداد بیان نہیں کی تھی، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس تعداد کو مکمل کر دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب فی الادغام الصغیر

وَفِي وَجَبَتْ عِنْدَ ابْنِ ذَكْوَانَ أَظْهِرًا	وَفِي نَحْوِ فِي يَوْمِ عَنِ الْكُلِّ فَانْقُلَا

اور ”وجبت جنوبہا“ میں ابن ذکوان کے نزدیک اظہار ہے اور ”فی یوم“ جیسے کلمات میں تمام قراء سے اظہار منقول ہے۔

شرح: یعنی ”وجبت جنوبہا“ (الحج:۳۶) میں ابن ذکوان کے لئے صرف اظہار ہے، ادغام صغیر نہیں ہے۔ اسی طرح ”فی یوم“ جیسے کلمات (یعنی وہ کلمات جن میں پہلا ساکن حرف مدّہ ہو) میں تمام قراء کے لئے اظہار ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے چونکہ ”حرزالامانی“ میں ابن ذکوان کے لئے ”وجبت جنوبہا“ میں خلف (اظہار وادغام) نقل کیا ہے۔

کما قال الشاطبی:

وَفِي وَجَبَتْ خلف ابْنِ ذَكْوَانَ يفتلا	

اور ”وجبت جنوبہا“ میں ابن ذکوان کا خلف نقل کیا گیا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس امر کی وضاحت فرمادی ہے، کہ اس کلمہ میں ابن ذکوان کے لئے خلف (اظہار وادغام دووجوہ) کی بجائے صرف اظہار ہی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الامالۃ

وَ حَرْفَی رَآی لِلسُّوسِی فَافْتَحْ لِسَاکِنٍ	وَرَا غَیْرِہٖ کَـالهَمْزِ فِی وَنَـآی کِـلَا
وَقَبْلَ السُّکُونِ الرَّا أَمِل فِی صَفًا وَمَا	أَتَاكَ بذا فِی الْبَیْتِ عَنْ شُعْبَةٍ أَهْمِلَا

اور ”رأء“ کے دونوں حرفوں (را اور ہمزہ) میں سوسی کے لئے فتح ہے، ساکن حرف (سے پہلے آنے) کی وجہ سے، اور غیر ساکن (سے پہلے آنے والے رآی کی راءیں) ”ونأی“ کے ہمزہ میں (فتح) کی مانند (فتح) ہے، جو دو جگہ (سورۃ الاسراء اور سورۃ فصلت) میں آیا ہے۔(یعنی ”را“ میں فتح ہو گا جبکہ ہمزہ میں امالہ ہو گا جیسے رأی کوکبا(الانعام:۷۶)

اور سکون سے پہلے آنے والے ”را“ میں مرموزین فی صفا(حمزہ اور شعبہ) کے لئے امالہ کر۔ اور جو تیرے پاس آیا ہے اس باب میں شعبہ سے، اس کو مہمل کر دے۔(یعنی سکون سے قبل واقع ”رأی“ کے ہمزہ میں شاطبی نے شعبہ کے لئے جو خلف نقل کیا ہے، اس کو مہمل کر دے) کیونکہ یہ خلاف طریق ہے۔

شرح: یعنی ”رَأیٰ“ جب ساکن حرف سے پہلے واقع ہو تو اس کے دونوں حرفوں (را + ہمزہ) میں سوسی کے لئے صرف فتح ہے۔ جیسے رَأی القمر (الانعام:۷۶)

اور اگر غیر ساکن سے پہلے واقع ہو تو ”رأی “ (کی را) میں ”ونأی“ کے ہمزہ کی مانند فتح ہو گا، جبکہ ”رأی کے“ ہمزہ میں امالہ ہو گا۔ جیسے رأی کوکبا۔

فائدہ: غیر ساکن سے پہلے واقع ”رأی“ کی راء میں امام شاطبیؒ نے سوسی کے لئے خلف نقل کیا ہے۔ کما قال الشاطبی:

وَقَبْل سُکُونِ الرَّا أَمِلْ فِی صَفًا ید	بِخُلْفٍ

اور سکون سے پہلے آنے والے راء میں شعبہ حمزہ نے امالہ کیا ہے، جبکہ سوسی کے لئے خلف ہے۔ لیکن صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ ساکن سے پہلے واقع ”رأی “(کی را) کا اختلاف ”ونأی“ کے ہمزہ کی مانند فتح ہے، یعنی سوسی ”رأی“ کی راء میں صرف فتح ہی کرتا ہے (جس طرح ”ونأی“ کے ہمزہ میں فتح کرتا ہے) لیکن ”رأی“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے ہمزہ میں فتح کی بجائے امالہ کرتا ہے۔

قولہ:

وَقَبْلَ سُكُونِ الرَّا أَمِلْ .... الخ	

یعنی ساکن سے پہلے واقع "رأی" کی "راءٔ" میں شعبہ اور حمزہ امالہ کرتے ہیں۔

قولہ:

وَمَا أَتَاكَ بذا فِي الْبَيْتِ...الخ	

یعنی امام شاطبیؒ نے ساکن سے پہلے واقع "رأی" کے ہمزہ میں شعبہ سے جو اختلاف نقل کیا ہے وہ خلاف طریق ہے۔ کما قال الشاطبی:

وَقَالَ فِي الْهَمْزِ خلف يقي صَلَا	

اور اس ہمزہ کے امالہ میں سوسی و شعبہ کا خلف ہے، جو علم کی حفاظت کرتا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے، کہ شعبہ اس ہمزہ میں خلف کی بجائے فقط امالہ کرتا ہے۔

پس منظر: شاطبیہ کے شعر نمبر ۱۵/۶۴۶ سے لے کر ۱۷/۶۴۸ تک دیکھیں۔

لِقَالُونِهِمْ هَايَا بِمَرْيَمَ فَافْتَحاً	وَتَقْلِيْلُهُ فِي الْحِرْزِ لَيْسَ مُعَوَّلَا
وَلٰكِنَه قَدْ صَحَّ فِي نَشْرِهِمْ فَعَهْ	وَمَا قِيْلَ لِلسُّوسِى يَا عَيْنَ مِنْ كِلَا

ان قراء سبعہ میں سے قالون کے لئے سورۃ مریم میں (کھیعص کے) ھا اور یاء میں فتح پڑھ، اور "حرز الامانی" میں مذکورہ تقلیل غیر معتبر ہے۔

لیکن امام جزری کی کتاب نشر میں یہ (تقلیل) صحیح ہے پس تو اس کو یاد کر لے۔ اور جو کچھ سوسی کے لئے (کھیعص) کی یاء میں مذکور ہے (وہ بھی غیر معتبر ہے۔ یعنی سوسی کے لئے بھی صرف فتح ہی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرح: یعنی کھیعص کے ''ھا، یا'' میں قانون صرف فتح ہی پڑھتا ہے۔ اور شاطبیہ میں مذکورہ تقلیل غیر معتبر ہے۔ اس طرح سوسی کے لئے ''یائ'' میں مذکور خلف (امالہ اور فتح) بھی (شاطبیہ اور نشر دونوں طرق سے) غیر معتبر ہے۔ لہٰذا سوسی اس ''یاء'' میں صرف فتح سے پڑھیں گے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے ابتداء مریم میں ھاء و یا میں قالون کے لئے جو تقلیل ذکر کی ہے، اسی طرح یاء مریم میں سوسی کے لئے خلف بیان کیا ہے۔ اس پر تعاقب کیا گیا ہے کہ یہ شاطبیہ کے طریق سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا قالون کے لئے ھاء و یاء دونوں میں، اور سوسی کے لئے یاء میں صرف فتح ہے۔ (امانیہ شرح شاطبیہ: ص ۱/۷۱)

وَفِي الــرَّاءِ وَرْشٌ بَـيْنَ بَـيْنَ وَفِي أَرَا	كَهُـمْ وَ ذَواتِ الْيَـا لَهُ الْخُلْفُ جُمِّـلَا
وَدَعْ عَـنْهُ تَقْلِيـــلًا بقِصْر كَآمَـنُوا	سِوَى عَــادَا الأُولَى وَآلْآنَ حَـصَّلَا
وَقَـلِّلْ مَـعَ التَّوسِيطِ، وَافْتَحْ وَ قَلَّلَا	بِمَــدٍّ،وَرُوسُ الآى عَـنْهُ فَـقَـــلَّلَا
فَقطْ عِنْدَ سُلْطَانٍ، وَوَجْهَيْنِ خُذْ لَه	بِمَــا بِــهِ هَـــا، غَيْرَ ذِي الرَّا فَقَــلَّلَا

اور ذوات الرّاء (جیسے ذکریٰ) میں ورش کے لئے بین بین (تقلیل) ہے۔ اور ''أراکھم'' اور ''ذوات الیاء'' (جیسے موسیٰ) میں اس (ورش) کے لئے خلف (فتح و تقلیل) کو خوبصورت بنایا گیا ہے۔

اور تو ''آمنوا'' (کی مد بدل کے) قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل کی وجہ کو (ورش کے لئے) چھوڑ دے، سوائے ''الأولی'' اور ''الآن'' کے۔ (یعنی ان دونوں کلمات میں مد بدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل بھی جائز ہے۔)

اور (مد بدل کے) توسط کے ساتھ (ذوات الیاء میں) تقلیل کر، اور (مد بدل کے) طول کے ساتھ (ذوات الیاء میں) فتح و تقلیل دونوں کر، اور رؤس آیات (ذوات الیائ) میں شیخ سلطان کے نزدیک فقط تقلیل کر، (یعنی خلف کی بجائے فقط ایک وجہ تقلیل ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور تو دو وجوہ (فتح و تقلیل) لے لے ورش کے لئے اس ذوات الیاء میں، جس میں ”ھا“ ہو۔ (جیسے بناھا وغیرہ) سوائے ذات الرّاء کے (جیسے ذکرٰھا) پس اس میں فقط تقلیل ہی کر۔

شرح:

	وَفِي الرَّاءِ وَرْشٌ بَيْنَ بَيْنَ...الخ

یعنی ذوات الرّاء میں ورش تقلیل کرتے ہیں جیسے بشری، الذکری،القریٰ۔ لیکن "أراکھم"(الانفال:۴۳) میں (ذوات الرّاء ہونے کے باوجود) باالخلف (فتح و تقلیل سے) پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ذوات الیاء میں ورش ہمیشہ باالخلف پڑھتا ہے، جیسے : ھدی،موسیٰ،متی،عسیٰ وغیرہ

وقولہ:

	وَدَعْ عَنْهُ تَقْلِيْـلًا بِقَصْرٍ كَآمَنُوا

یعنی اگر مدبدل اور ذوات الیاء جمع ہو جائیں تو کل عقلی ٦ وجوہ میں سے ۴ وجوہ جائز ہوں گی جیسے:

مدبدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں فقط فتح

مدبدل کے توسط کے ساتھ ذوات الیاء میں فقط تقلیل

مدبدل کے طول کے ساتھ ذوات الیاء میں دونوں فتح و تقلیل

مدبدل خواہ مقدم ہو یا مؤخر مذکورہ چار صورتیں ہی جائز ہوں گی۔ مثلاً ذوات الیاء مقدم ہو اور مدبدل مؤخر ہو تو درج ذیل چار صورتیں جائز ہوں گی۔

ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ مدبدل میں قصر اور طول

ذوات الیاء میں تقلیل کے ساتھ مدبدل میں توسط طول

وقولہ:

	سِوَى عَاداً الْأُولَى... الخ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

یعنی مذکورہ اصول کے تحت مدبدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل ناجائز ہے۔
مگر اس اصول سے دو کلمات مستثنیٰ ہیں:
1۔عاداً الأولیٰ (النجم:۵۰)
2۔آلان (یونس دو جگہ) ان دونوں کلمات میں مدبدل کے قصر کے ساتھ ذوات الیاء میں تقلیل جائز ہے۔
وقولہ:

وَرُؤسُ الآيِ عَنْهُ فَقَلَّلَا فَقَطْ عِنْدَ سُلْطَانٍ	

یعنی وہ ذوات الیاء جو رؤوس آیات میں واقع ہوں ان میں ورش کے نزدیک فقط تقلیل ہی ہے۔جیسا کہ شیخ سلطان نے نقل کیا ہے۔

فائدہ: امام شاطبیؒ کے قول (ولكن رؤوس الآي قد قل فتحها) میں شیخ سلطان اور شیخ یمنی کا اختلاف ہے۔ شیخ سلطان نے اس کا معنی بیان کیا ہے کہ رؤوس آیات میں فتح تقلیل بن گیا ہے یعنی ورش صرف تقلیل کرتا ہے اور یہی درست ہے۔(صاحب اتحاف البریہ نے اسی کو اختیار کیا ہے) جبکہ شیخ یمنی نے اس کا معنی بیان کیا ہے کہ رؤوس آیات میں فتح قلیل ہو گیا ہے۔ جس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ تقلیل کثیر ہے۔لہٰذا اس معنی کے اعتبار سے دونوں وجوہ (فتح و تقلیل) ثابت ہوئیں، لیکن یہ مفہوم غیر درست ہے۔

وقولہ: (ووجهين خذله ...... الخ) یعنی وہ ذوات الیاء جو رؤوس آیات میں ہو، مگر اس کے آخر میں "ھاء" موجود ہو تو اس ذوات الیاء میں ورش کے لئے دو وجوہ (فتح و تقلیل) ہیں جیسے وضحاها، تلها، بناها۔وغیرہ۔

سوائے ذوات الرّاء کے یعنی اگر اس ھاء سے پہلے ذوات الرّاء ہو تو ورش کے لئے بالاتفاق تقلیل ہی ہو گی جیسا کہ اوپر ذوات الرّاء کے بیان میں گزر چکا ہے۔کیونکہ ذوات الراء میں ورش بالاتفاق تقلیل ہی کرتا ہے اور یہ صرف ایک جگہ واقع ہوا ہے۔﴿فيم أنت من ذكرٰها﴾ (النازعات:۴۳)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: صاحب اتحاف البریہ نے یہاں مد بدل اور ذوات الیاء کو جمع کرنے کی عقلی اور جائز وجوہ کو بیان کیا ہے اورامام شاطبیؒ کے قول (ولکن رؤوس الآي قد قل فتحها) پر اپنی تحقیق پیش کرتے ہوئے شیخ سلطان کی تحقیق کو ترجیح دی ہے:

وَفِي الْجَارِ مَعْ ذِي الْيَا فَافْتَحْهُمَـا مَعاً	وَقَلِّلْهُمَـا، أَوْقُـلْ بـأَرْبَعَةٍ عَلَا
وَعَنْ بَعْضِ الْـوَجْهَيْنِ فِي الْجَارِفَـاعْتَبِر	عَلَى فَتْحِ ذِي الْيَا، ثُمَّ قَلِّلْهُمَا عـلى
تُوَسَّــطِ لِيْنٍ،ثُمَّ مَـعْ مَـدِّهِ افْتَـحَنْ	هُمَـا الْجَـارِ قَـلِّلْ وَحْـدَهُ، ثُمَّ قَـلِّلَا
لِذِي الْيَاءِ دُونَ الْجَارِ، وَالْأَوَّلَيْنِ قُلْ	بِمُوسیٰ وَ جَبَّـارِيْنَ عَـنْهُ تَـأَمَّــلَا

اور "الجار" کو ذوات الیاء کے ساتھ (ملا کر پڑھنے سے) ان دونوں (الجار اور ذوات الیاء) میں اکٹھا فتح کر اور تقلیل کر، یا چار بلند وجوہ کہہ۔ (یعنی "الجار" کی دونوں وجوہ کو ذوات الیاء کی دونوں وجوہ سے ضرب دے دیا جائے تو کل چار وجوہ بنتی ہیں)

اور بعض ناقلین سے (چھ وجوہ بھی ثابت ہیں وہ اس طرح کہ) "الجار" میں دو وجوہ (فتح و تقلیل) کا اعتبار کر ذوات الیاء کے فتح کے ساتھ، پھر ان دونوں (الجار اور ذوات الیاء) میں تقلیل کر مدلین کے توسط کے ساتھ (یعنی مدلین میں توسط کے ساتھ ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ "الجار" میں دو وجوہ فتح و تقلیل ہیں) اور پھر ذوات الیاء اور "الجار" دونوں میں تقلیل ہے)

پھر اس (مدلین) کی مد (طول) کے ساتھ ان دونوں (ذوات الیاء اور "الجار" میں فتح پڑھ، (پھر) صرف "الجار" میں تقلیل کر، پھر ذوات الیاء میں "الجار" کے علاوہ (یعنی چھٹی وجہ میں صرف ذوات الیاء میں تقلیل ہوگی جبکہ "الجار" میں فتح ہوگا)

اور پہلی دونوں صورتیں (دو اور چار وجوہ والی) ﴿قالو یموسیٰ ان فیھا قوماً جبارین﴾ میں ورش کے لئے سوچ (اور ان پر عمل کر)

شرح: ناظم نے ان اشعار میں "الجار اور جبارین" کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھنے کی صورتوں کے بارے میں ناقلین ورش سے منقول اختلاف بیان کیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"الجار" کو ذوات الیاء کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اہل اداء نے ورش کے لئے تین طریقے نقل کئے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿وبالوالدين احسانا وبذي القربىٰ واليتامى والمساكين والجار﴾ (البقرہ:۸۳) کو ورش کے لئے پڑھا جائے تو تین طریقے ہیں۔

(1) پہلا طریقہ: ذوات الیاء (القربیٰ) اور "الجار" دونوں کا فتح

ذوات الیاء (القربیٰ) اور "الجار" دونوں کی تقلیل

(2) دوسرا طریقہ: ذوات الیاء کے فتح کے ساتھ "الجار" میں فتح و تقلیل دو وجوہ

ذوات الیاء کی تقلیل کے ساتھ "الجار" میں فتح و تقلیل دو وجوہ

تیسرا طریقہ: یہ صورت اس وقت پیدا ہوگی جب ساتھ مدلین ﴿ولا تشركوا به شيئا﴾ (البقرہ:۸۳) کو بھی ملا لیا جائے، تو اس صورت میں مدلین کی وجہ سے دو وجوہ زیادہ ہو جائیں گی۔ جن میں ۶ وجوہ جائز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

شيئا	القربىٰ	الجار
توسط	فتح	فتح
توسط	فتح	تقلیل
توسط	تقلیل	تقلیل
طول	فتح	فتح
طول	فتح	تقلیل
طول	تقلیل	فتح

قوله: (والأولين قل ... الخ) اس سے ناظم کی مراد یہ ہے کہ اگر ﴿قالوا يموسى إن فيها قوماً جبارين﴾ (المائدہ:۲۲) کو ورش کے لئے پڑھا جائے، تو "الجار" میں مذکور طریقوں میں سے پہلے دو طریقے یہاں بھی لاگو کئے جائیں گے۔ یعنی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو وجوہ ” الجار “ اور ذوات الیاء کو جمع کرنے سے بنتی ہیں، وہی وجوہ یہاں (یعنی ذوات الیاء اور جبارین کو جمع کرنے سے) بھی بنتی ہیں۔ مثلاً

پہلا طریقہ: ذوات الیاء (یموسیٰ) اور جبارین دونوں کا فتح ذوات الیاء (یموسیٰ) اور جبارین دونوں کی تقلیل

دوسرا طریقہ: ذوات الیاء کے فتح کے ساتھ ”جبارین“ میں فتح و تقلیل دو وجوہ ذوات الیاء کی تقلیل کے ساتھ ”جبارین“ میں فتح و تقلیل دو وجوہ

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ”حرز الامانی“ میں ان وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے ان کی وضاحت فرمادی ہے۔

يُوَارِى أُوَارِى فِى الْعُقُودِ بِخُلْفِهِ	وَلَيْسَ لَهُ الْإِضْجَاعُ فِى الْحِرْزِ يُجْتَلَا

سورۃ عقود (المائدۃ) میں ”یواری، أواری“ میں خلف ہے، اور حرز (کے طریق) میں دوری کسائی کے لئے امالہ نہیں دیکھا گیا ہے۔

شرح: ناظم نے یہاں شعر کا پہلا حصہ (یواری أواری فی العقود بخلفه) ”حرز الامانی“ سے نقل کیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کلمات (یواری، أواری) میں دوری کسائی کے لئے خلف (یعنی فتح اور امالہ) دو وجوہ ہیں۔

جبکہ شعر کا دوسرا حصہ «وَلَيْسَ لَهُ الْإِضْجَاعُ فِى الْحِرْزِ يُجْتَلَا» صاحب اتحاف البریہ کا اپنا ہے، جس میں انہوں نے اس امر کی وضاحت فرمادی ہے کہ دوری کسائی کے لئے ان دونوں کلمات میں امالہ کرنا حرز الامانی کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔ چنانچہ امام شاطبیؒ نے دوری کسائی کے لئے جو خلف بیان کیا ہے، وہ غیر صحیح ہے۔ صحیح طریق یہی ہے کہ ان دونوں کلمات میں دوری کسائی کے لئے فقط فتح ہے۔

وَفِى النَّاسِ عَنْ دُورِفَأَ ضْجِعْ، وَصَالِحِ	لَهُ افْتَحْ، وَدَعْ يَا صَاحِبِى خُلْفِ حَصَّلَا

اور ”النّاس“ میں دوری بصری سے امالہ (منقول) ہے، اور صالح (سوسی) کے لئے فتح کر، اور چھوڑ دے اے میرے ساتھی! اس خلف کو جو حاصل کیا گیا ہے۔ (یعنی شاطبی نے جو خلف بیان کیا ہے اس کو چھوڑ دے، بلکہ اس کو خلف مفرع کی بجائے خلف مرتب سمجھ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شرح: ناظم یہاں امام شاطبیؒ کے قول :

وخلفهم فى الناس فى الجرّ حصلا	

''اور خلف کے ساتھ ''النّاس'' مجرور میں بصری کے لئے امالہ حاصل کیا گیا ہے۔''

کی وضاحت فرمارہے ہیں، کہ یہاں خلف سے مراد خلف مرتب ہے (مفرع نہیں)۔

یعنی بصری کے ایک شاگرد دوری امالہ کرتے ہیں، جبکہ دوسرے شاگرد سوسی فتح کرتے ہیں۔

وَقَبْلَ سُكُونٍ قِفْ بِمَا فِي أُصُولِهِمْ	كَذَلِكَ مَا فِي الْوَقْفِ نُوِّنَ مُسْجَلَا

اور سکون سے پہلے (واقع الفات میں) ان قراء کے اصولوں کے مطابق وقف کر، اسی طرح نون تنوین پر بھی (تمام قراء کے لئے ان کے اصولوں کے مطابق) وقف کر۔

شرح: یعنی وہ الفات جو ساکن سے پہلے واقع ہوں، جیسے موسى الهدى، القرى التى، ذكرى الدّار۔ ان میں وقفا تمام قراء فتح و امالہ اور تقلیل کے اعتبار سے اپنے اپنے اصولوں کے مطابق وقف کرتے ہیں۔

اسی طرح وہ الفات متطرفہ جن کے بعد تنوین ہو، ان الفات پر وقف کرتے وقت بھی تمام قراء اپنے اپنے اصولوں کے مطابق وقف کرتے ہیں۔ جیسے: مفترىً، قرىً، هُدىً، مُسمًّى، أذىً، غزّىً وغیرہ وغیرہ۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ساکن سے پہلے واقع الفات کا حکم بیان کرنے کے بعد نون تنوین سے پہلے واقع الفات کا حکم بیان کرتے ہوئے خلف نقل کیا تھا، جو غیر صحیح ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے کہ منون الفات پر وقفا خلف نہیں ہے، بلکہ تمام قراء اپنے اپنے اصولوں کے مطابق وقف کرتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الراءات

وَتَفْـخِيْمُهُ ذِكْرًا وَسِـتْرًا وَ بَـابِهِ	لَدَى جُلَّةِ الْأَصْحَابِ أَعْمُرُ أَرْحَلَا

اور ورش کا تفخیم سے پڑھنا ''ذکراً، ستراً'' اور اس باب (کے تمام کلمات) کو، بڑے بڑے اصحاب ادا کے نزدیک منزلوں کے لحاظ سے خوب آباد ہے۔

شرح: ناظم نے اس شعر میں تفخیم کے قوی اور راجح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ذکراًاور ستراًاور اس باب کے تمام کلمات کی راء میں ورش کے لئے تفخیم و ترقیق دو وجوہ ہیں لیکن تفخیم قوی اور راجح ہے۔ یہ کل چھ کلمات ہیں: ذکراً، ستراً، وزراً، حجراً، صهراً، امراً

وَفِي بِابِ ذِكْرًا فَـخَمَنْ مُـثَلَّثًا	لِهَمْزٍ وَرَقِّقْ قَاصِراً وَمُـطَوِّلَا

اور ذکراً (جیسے چھ کلمات) کے باب میں تفخیم کر، اور (مدبدل کے) ہمزہ میں تینوں وجوہ (قصر، توسط اور طول) کر، اور ان کلمات میں ترقیق کرتے ہوئے مدبدل میں قصر اور طول کر۔

شرح: سابقہ شعر میں مذکور باب ذکراًکے اختلاف کو سامنے رکھتے ہوئے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ ان کلمات میں دو وجوہ ہیں۔(۱) تفخیم،(۲) ترقیق

چنانچہ اگر یہ کلمات مدبدل کے ساتھ مل کر آجائیں جیسے ﴿فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُم ءاباءَكُم أَو أَشَدَّ ذِكْرًا﴾(البقرہ:۲۰۰) تو درج ذیل ۵ وجوہ جائز ہیں:

مدبدل کے قصر کے ساتھ ''باب ذکراً'' میں تفخیم و ترقیق دونوں وجوہ

مدبدل کے توسط کے ساتھ ''باب ذکراً'' میں صرف تفخیم (ترقیق ناجائز ہے)

مدبدل کے طول کے ساتھ ''باب ذکراً'' میں دونوں وجوہ ہوں گی۔

مدبدل کے توسط کے ساتھ ''باب ذکراً'' میں ترقیق ناجائز ہے، کیونکہ ناقلین توسط فی البدل ''باب ذکراً'' کی تفخیم پر متفق ہیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ''حرزالامانی'' میں مدبدل اور ''باب ذکراً'' کے جمع

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہو جانے کی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَفِی شَـرَرٍ عَـنْهُ یُرَقِّقُ کُلُّـهُـمْ	وَرَقِّقْهُمَا فِی الْوَقْفِ أَیْضًا لِتَعْدِلَا

اور ''شرر'' میں ورش کے لئے تمام ناقلین نے ترقیق نقل کی ہے، اور ان دونوں رائات کو وقفا بھی مرقق پڑھ، تاکہ دونوں برابر ہو جائیں۔

شرح: یعنی ﴿إِنَّهَا تَرمِی بِشَرَرٍ﴾(المرسلات:۳۲) میں ناقلین نے ورش کے لئے دوسری راء پر کسرہ ہونے کی وجہ سے پہلی راء پر بھی ترقیق نقل کی ہے، اور دونوں راءات میں مناسبت و یکسانیت پیدا کرنے کے لئے (دوسری راء کے ساتھ ساتھ) پہلی راء کو بھی باریک پڑھا ہے۔ صاحب اتحاف البریہ فرماتے ہیں کہ راء کا یہی حکم وقفا بھی ہے۔ یعنی اگر اس کلمہ پر وقف کر دیا جائے تو بھی دونوں رائات کو باریک پڑھا جائے گا۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ''حرز الامانی'' میں وقفا بشرر کی پہلی راء کو وقفا باریک کرنے کا حکم بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ وصلاً کی مانند وقفا بھی دونوں رائات کو باریک کیا جائے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب اللامات

وَفِي طَالَ خُلْفٌ مَعْ فِصَالًا وَ مِثْلُ ذَيْـ	ـنِ يَصَّالَحَا قُلْ وَالْمُفَخَّمُ فُضِّلَا

طال اور فصالا میں (تفخیم و ترقیق کا) اختلاف ہے، اور ان دونوں کلمات جیسا (تفخیم و ترقیق کا اختلاف) ”یصّالحا“ میں بھی ہے، اور ان دونوں وجوہ میں سے تفخیم کو فضیلت دی گئی ہے۔

شرح: یعنی جب لام اور طاء کے درمیان یا لام اور صاء کے درمیان الف حائل ہو جائے جیسے ﴿فَطَالَ عَلَيهِمُ الأَمَدُ﴾ (الحدید:۱۶)، ﴿فِصالًا عَن تَراضٍ﴾ (البقرہ:۲۳۳) اور ﴿أَن يُصلِحا﴾ (النساء:۱۲۸) تو لام میں تفخیم اور ترقیق دونوں وجوہ جائز ہیں۔ لیکن تفخیم مقدم ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ”حرز الامانی“ میں فقط دو کلمات (طال اور فصالا) کو ذکر کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے یہاں تیسرے کلمہ (أن یصالحا) کو بھی ذکر کر دیا ہے، کہ اس کا بھی وہی حکم ہے جو پہلے دونوں کلمات کا ہے۔

وَحُكْمُ ذَوَاتِ الْيَاءِ مِنْـهَا كَهَـــذِهِ	فَفَــخِّمْ بِفَتْحٍ ثُمَّ رَقِّقْ مُـــقَلِّلَا

اور اس لام کا حکم الفات ذوات الیاء کے ساتھ (شعر سابق میں مذکور) لام کی طرح (بالخلف) ہے۔ پس تو تفخیم کر فتح کے ساتھ، پھر ترقیق کر تقلیل کرتے ہوئے۔

شرح: یعنی جن کلمات میں یہ لام (قابل تفخیم) اس طرح آیا ہو کہ اس کے بعد ذوات الیاء الف بھی آ رہا ہو تو اس کی تفخیم کا بھی وہی حکم ہے جو آپ اوپر (طال والے شعر میں) پڑھ آئے ہیں، یعنی لام کی تفخیم و ترقیق میں خلف ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خلف مرتب ہے۔ اسی کے بارے میں ناظم فرماتے ہیں کہ ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ لام کی تفخیم جبکہ تقلیل کے ساتھ لام کی ترقیق ہو گی۔ جیسے تصلیٰ، سیصلی، فصلّٰی وغیرہ۔ تو ان جیسے کلمات میں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ورش کے لئے دو وجوہ ہوں گی یعنی ذوات الیاء میں فتح کے ساتھ لام کی تفخیم اور تقلیل کے ساتھ ترقیق ہوگی۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ’’حرزالامانی‘‘ میں لام کے خلف کے ساتھ ذوات الیاء کے ساتھ مل کر آنے کے اختلاف کو ذکر نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس میں واقع خلاف مرتب کی وضاحت فرمادی ہے۔

وَكُلٌّ لَدَى اسْمِ اللهِ مِنْ بَعْدِ كَسْرَةٍ	يُرَقِّقُهَـــا حَتَّى يَرُوْقَ مُـــرَتَّلَا
وَعَنْ صَالِحٍ بَعْدَ الْمُمَـــالِ فَفَخِّمـــاً	وَرَقِّقْ فَهَذَا حُكْمُهُ مُـــتَبَذَّلَا

اور تمام قراء سبعہ لفظ جلالہ ’’اللہ‘‘ میں جب وہ کسرہ کے بعد واقع ہو، ترقیق کرتے ہیں تاکہ وہ وضاحت کے ساتھ پڑھے جانے کی وجہ سے خوشنما معلوم ہو۔

اور صالح (سوسی) سے حرف ممال کے بعد (واقع لفظ الجلالۃ میں) تفخیم اور ترقیق (دونوں) کر، یہ اس کا شاندار حکم ہے۔

شرح: یعنی اسم الجلالۃ جب کسرہ کے بعد واقع ہو تو تمام قراء سبعہ اس کو باریک پڑھتے ہیں جیسے: بسم اللہ، باللہ۔ لیکن اگر لفظ جلالہ ممال حرف کے بعد واقع ہو تو امام سوسی اس میں دو وجوہ(تفخیم اور ترقیق) کرتے ہیں۔اور یہ تین جگہ آیاہے۔ ﴿نَرَى اللَّـهَ﴾(البقرۃ:۵۵) ﴿وَسَيَرَى اللَّـهُ عَمَلَكُمْ﴾(التوبۃ:۹۴)﴿لوا فَسَيَرَى اللَّـهُ عَمَلَكُمْ﴾(التوبۃ:۱۰۵) تفخیم اس لئے کرتے ہیں، کیونکہ خالص کسرہ موجود نہیں ہے، اور ترقیق اس لئے کرتے ہیں، کیونکہ خالص فتحہ موجود نہیں ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے امام سوسی کے لئے ان دو وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب الوقف علی مرسوم الخط

وَمَالِ وَأَيًّا أَوْ بِمَـا فِيهِمَا فَقِفْ	لِكُلٍّ عَلَى التَّحْقِيقِ فِي وَقْفِ الإِبْتِلَا

اور ''مال'' میں (چاروں جگہ) اور ''أیاًّمّاً'' میں (پانچوں جگہ) سب کے لئے تحقیقی قول کی بناء پر (ان دونوں کلمات میں پانچوں جگہ) اختیاری وقف، مال اور أیاًّ پر کر، یا ''ما'' پر وقف کر۔

شرح: یعنی ان کلمات ﴿فَمَالِ هٰـؤُلَاءِ﴾ (النساء:٧٨) ﴿مَالِ هـٰذَا﴾ (الفرقان:٧، الکهف:٤٩) ﴿فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ (المعارج:٣٦) ﴿أَيًّا مَا تَدْعُوا﴾ (الاسراء:١١٠) میں وقف اختیاری کی صورت میں ''ما'' لام ''اور ''أیاًّ'' پر وقف کرنا درست ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے چونکہ ''ما'' پر وقف کرنے کو تمام قراء کے لئے صحیح قرار دیا ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ ''ما'' اور ''لام'' اور أیاًّ'' تینوں پر وقف کرنا جائز ہے۔ (دیکھیں شعر نمبر ٦/ ٣٨١)

وَقِفْ وَيْكَأَنَّهُ وَيْــكَأَنْ بِرَسْمِهِ	لِكُلٍّ وَ بِالْيَا رُضْ وَ بِالْـكَافِ حَــلَّلَا

اور تو وقف کر ''وَيْكَأَنَّهُ، وَيْــكَأَنْ'' میں رسم کے مطابق تمام قراء کے لئے، اور ''یاء'' کے ساتھ وقف کر مرموز (رض) کسائی کے لئے اور ''کاف'' کے ساتھ وقف کر مرموز (حلا) بصری کے لئے۔

شرح: یعنی ان دونوں کلمات (ویکأن الله) (القصص:٨٢) اور (ویکأنه) (القصص:٨٢) میں تمام قراء کے لئے رسم کے مطابق وقف کرنا جائز ہے۔ لیکن کسائی کے لئے ''یاء'' پر اور بصری کے لئے 'کاف'' پر وقف کرنا بھی جائز ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بصری اور کسائی کے لئے ان دونوں کلمات میں دو دو وجوہ ہوئیں۔ لیکن صاحب بلوغ الأمنیہ نے، یاء اور کاف پر وقف کرنے کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (بلوغ الأمنیہ للضباع:٣٨)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب في يائات الاضافة

وَعِنْدِی تَحْتَ النَّمْلِ سَکِّنْ لأَحْمَدَا	وَعَنْ قُنْبُلٍ فَافْتَحْ عَلَی مَاتَأَصَّلا

اور "عندی" جو سورۃ النمل سے نیچے والی سورت (سورۃ القصص) میں ہے۔ اس کی یائے اضافہ کو احمد (بزی) کے لئے ساکن کر دے، اور قنبل کے لئے فتح دے دے اس مذہب پر جو اصل ہے۔

شرح: یعنی سورۃ القصص میں واقع (عندی أولم یعلم) کی یائے اضافہ کو بزی ساکن پڑھتا ہے، جبکہ قنبل اصل کے مطابق فتح دیتا ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے "حرز الامانی" میں مکی کے لئے "عندی" میں خلف نقل کیا۔ (دیکھئے شعر نمبر ۱۳/ ۳۹۹)) لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس خلف کی وضاحت کر دی ہے کہ یہ خلف مرتب ہے نہ کہ مفرع۔ جس کی رو سے بزی اس یائے اضافہ میں سکون اور قنبل فتح سے پڑھتا ہے۔

وَسَکِّنْ عِبَادِی فِی النِّدَاءِ حِمًی شَفَا	وَأَوَّلُ تَنْزِیلٍ بِحَذْفٍ عَنِ الْمَـلَا

اور (یا حرف نداء والے) "عبادی" میں مرموز حمی شفا (بصری، حمزہ، کسائی) کے لئے یاء کو ساکن کر دے، اور سورۃ زمر کے پہلے "عباد" کی یاء کو حذف کر دے تمام قراء کے لئے۔

شرح: یعنی یاء حرف نداء والے عبادی جیسے ﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِینَ ءامَنوا﴾ (العنکبوت:۵۶)، ﴿یٰعِبَادِیَ الَّذِینَ أَسرَفوا﴾ (الزمر:۵۳) میں بصری، حمزہ کسائی نے "یاء" کو ساکن پڑھا ہے، جبکہ سورۃ زمر کے پہلے ﴿قُل یٰعِبَادِ الَّذِینَ ءامَنُوا﴾ (الزمر:۱۰) کو تمام قراء نے وصلاً ووقفاً بحذف یاء پڑھا ہے۔ (لہٰذا یاء کو ساکن یا مفتوح پڑھنے کا مسئلہ ہی پیدا نہیں ہوتا ہے)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

باب فی یاءات الزوائد

وَكِيْدُونِ فِي الْأَعْرَافِ عِنْدَ هِشَامِهِمْ	بِإِثْبَاتِهِ فَاقْرَأْهُ وَقْفًا وَمُوصِلًا

اور سورۃ الاعراف میں ”کیدون“ کو ہشام کے نزدیک اثبات یاء سے وقفا ووصلا پڑھ۔

شرح: یعنی سورۃ الاعراف میں ”ثم کیدون“ (الاعراف:۱۹۵) کو وقفا وصلا ہشام نے اثبات یاء کے ساتھ پڑھا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ”حرز الامانی“ میں ہشام کے لئے خلف نقل کیا تھا۔ (وکیدون فی الاعراف حج لیجملا بخلف۔۱۲/۴۳۲) چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ یہاں امام ہشام کے لئے خلف کی بجائے وقفا ووصلا فقط اثبات الیاء ہی ہے۔

لِعِيسَى الـتَّلَاقِ وَالتَّنَـادِ احْذفنْهُمَـا	وَتَمَّتْ أُصُولُ الْقَوْمِ دَرًّا مُفَصَّلَا

عیسیٰ (قالون) کے لئے ”التلاق“ اور ”التناد“ کی یائے زائدہ کو حذف کردے، اور قوم کے اصول تفصیل کے ساتھ مکمل ہوگئے۔ والحمدللہ علی ذلك

شرح: یعنی امام قالون سورہ مومن میں واقع ”التلاق اور التناد کی یائے زائدہ کو حذف کرکے پڑھتے ہیں۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے چونکہ قالون کے لئے ان دونوں کلمات میں خلف بیان کیا تھا۔(جیسے والتلاق والتناد دری باغیہ بالخلف، ۱۶/۴۳۵) لہٰذا صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرمادی ہے کہ قالون کے لئے خلف کی بجائے فقط حذف یاء ہی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورة البقرة

وَقِيلَ بِمَاضٍ حَيْثُ جَآءَ أَشِمَّه	فَيَخْرُجُ قِيلًا قِيلَهُ فَتَأَمَّلَا

اور ’’قیل‘‘ صیغہ ٔماضی جہاں بھی آئے اس میں اشمام کر، (اس صیغہ ماضی کی قید سے) قیلا اور قیلہ خارج ہو جاتے ہیں، پس تو اس کو سمجھ لے۔

شرح: یعنی ’’قیل‘‘ فعل ماضی مجہول کا صیغہ جہاں بھی آئے اس میں اشمام ہوتا ہے، اس کا مفہوم مخالف یہ ہوا کہ ’’قیلا‘‘ اور ’’وقیلہ‘‘ جیسے کلمات میں اشمام نہیں ہوگا، اور یہ کلمات فعل ماضی مجہول کی قید سے خارج ہو جائیں گے، کیونکہ یہ مصادر ہیں، افعال نہیں۔

نِعِمَّا اخْتَلِسْ سَكِّنْ لِصِيغٍ بِهِ حُلَا	وَتَعْدُوا لِعِيسَى مَعْ يَهِدِّي كَذَا اجْعَلَا
وَفِي يَخَصِّمُونَ اقْرَأْ كَذَلِكَ عِنْدَهُ	فَفِي كُلِّ الْوَجْهَيْنِ تَيْسِيرًا اعْمِلَا

’’نعما‘‘ میں اختلاس اور اسکان کر، شعبہ قالون اور بصری کے لئے اور ’’تعدوا‘‘ کو ’’یہدی‘‘ کے ساتھ ملا کر قالون کے لئے ایسا ہی کر (یعنی اختلاس اور ساکن کر) اور ’’یخصمون‘‘ میں بھی اسی طرح پڑھ قالون کے نزدیک، ان دونوں وجوہ کو پڑھنے میں آسانی پر عمل کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی لفظ ’’نعما‘‘ ہر دو جگہ ﴿فنعما ھی﴾ (البقرہ:۲۷۱) اور ﴿نعما یعظکم﴾ (النساء:۵۸) میں، اس کے عین کو اختلاس اور سکون کے ساتھ پڑھا ہے شعبہ، قالون اور بصری نے۔ اسی طرح ﴿لاتعدوا فی السبت﴾ (النساء:۱۵۴) اور ﴿أمن لا یھدی﴾ (یونس:۳۵) اور ﴿وھم یخصمون﴾ (یس:۴۹) کو قالون نے دو وجوہ اختلاس اور سکون کے ساتھ پڑھا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ’’حرز الامانی‘‘ میں ’’نعما‘‘ میں فقط اختلاس نقل کیا تھا، جو کہ غیر صحیح ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرما دی ہے کہ ’’نعما‘‘ میں قالون، بصری اور شعبہ کے لئے دو وجوہ (اختلاس اور اسکان) ہیں۔ اور یہی حکم دیگر کلمات (جیسے تعدوا، یھدی، یخصمون) میں بھی ہے، ان تینوں کلمات میں قالون کے لئے یہی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دو وجوہ ہوں گی۔(دیکھیں شعر نمبر ۹۲/ ۵۳۶)

☆

سورۃ آل عمران

إِذَا جَــامَعَ التَّــوراَةَ مِيمٌ وَ مُـنْفَصِلٌ	مَعَ الْفَتْحِ وَالْإِسْكَانِ لِلْقَصْرِ أَبْطَلَا
وَمَعْ وَصْلِ مِيمِ الْجَمْعِ وَالْفَتْحِ إِنْ تمد	وَمَهْمَـا تَسْكُنْ مُدَّ وَاقْصُرْ مُـقَلَّلَا
وَمُــدَّ بِوَصْـلِ حَيْثُ كُنْتَ مُــقَلَّلَا	فَخَـمْسُ لِقَـالُونَ مِنَ الْحِرْزِ تُجْتَـلَا

جب لفظ ”التو راۃ“ کے ساتھ میم جمع اور مد منفصل باہم جمع ہو جائیں تو (کل عقلی آٹھ وجوہ میں سے دو وجوہ) التوراۃ میں فتح، میم جمع میں اسکان اور مد منفصل میں قصر، اور التوراۃ میں فتح، میم جمع میں صلہ اور مد منفصل میں مد (توسط) کو تو باطل قرار دے دے۔

اور جب تو (میم جمع کو) ساکن کرے تو (مد منفصل میں) مد (توسط) اور قصر کر (التوراۃ میں) تقلیل کرتے ہوئے، اور تو (مد منفصل میں) مد (توسط) کر (میم جمع کے) صلہ کے ساتھ جب (التوراۃ) میں تقلیل کرنے والا ہو۔ پس یہ پانچ وجوہ قالون کے لئے حرز الامانی کے طریق سے دیکھی گئی ہیں۔

شرح: یعنی جب لفظ ” التوراۃ “ کے ساتھ میم جمع اور مد منفصل جمع ہو جائیں جسے ﴿ویعلمه الکتاب والحکمة والتوراة والانجیل و رسولاً الی بنی اسرائیل أنی قد جئتکم﴾ تو قالون کے لئے کل عقلی وجوہ آٹھ میں سے ۵ جائز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

التوراۃ	مد منفصل (بنی اسرائیل)	میم جمع (جئتکم)
فتح	قصر	صلہ
فتح	مد	ساکن
تقلیل	قصر	ساکن

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقلیل	مد	ساکن
تقلیل	مد	صلہ

جبکہ تین وجوہ ناجائز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

التوراۃ کے فتح کے ساتھ مد منفصل میں قصر اور میم جمع میں سکون

التوراۃ کے فتح کے ساتھ مد منفصل میں مد (توسط) اور میم جمع میں صلہ

التوراۃ کی تقلیل کے ساتھ مد منفصل میں قصر اور میم جمع میں صلہ

فائدہ: ناظم نے " التوراۃ" کے فتح کے ساتھ آنے والی چار عقلی وجوہ میں سے دو ناجائز وجوہ کو بیان کر دیا ہے، جس کی ضد سے دو جائز وجوہ سامنے آجاتی ہیں۔

جبکہ تقلیل کے ساتھ آنے والی چار عقلی وجوہ میں سے تین جائز وجوہ کو بیان کر دیا ہے، جس کی ضد سے ایک ناجائز وجہ سامنے آجاتی ہے۔ سمجھنے کے لئے جائز و ناجائز وجوہ کے جدول کو دیکھیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے "حرز الامانی" میں " التوراۃ" میم جمع اور مد منفصل کے جمع ہونے کی عقلی وجوہ کو بیان نہیں کیا تھا، چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے ان تمام جائز و ناجائز وجوہ کی وضاحت فرما دی ہے۔

وَفِي الْمَــيْتَةِ التَّخْفِيفُ عَنْ غَيْرِ نَــافِعٍ	بِيٰسٓ وَالْبَاقِي عَنِ السَّبْعَةِ الْمَــلَا

اور فقط سورۃ یٰس میں واقع "المیتۃ" میں نافع کے علاوہ (تمام قراء) نے تخفیف کی ہے، اور دیگر مقامات (سورۃ نحل اور مائدہ) میں واقع " المیتۃ" میں تمام قراء سبعہ ہی تخفیف کرتے ہیں۔

شرح: سورۃ یٰس میں واقع " المیتۃ" کی یاء کو نافع نے تشدید کے ساتھ جبکہ باقی تمام قراء نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔ لیکن دیگر مقامات (مثلاً سورۃ نحل اور مائدہ) میں واقع " المیتۃ" کو تمام قراء سبعہ نے مخفف پڑھا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے ''حرزالامانی'' میں لفظ '' المیتة'' کو مطلقاً بیان کیا تھا، جس سے وہم ہوتا تھا کہ تمام مقامات پر واقع کلمات میں نافع کے علاوہ نے تخفیف کی ہے اور نافع نے مشدد پڑھا ہے۔

کما قال الشاطبی (والمیتة الخف ھو لا) (شعر نمبر ۵۵۰/۵) جبکہ صحیح یہ ہے کہ فقط سورۃ یس میں نافع مشدد اور باقی تمام قراء مخفف پڑھتے ہیں اور دیگر مقامات پر واقع '' المیتة'' کو تمام قراء ہی مخفف پڑھتے ہیں۔

وَلَا أَلْـفُ فِي هَـا هَأَنْتُمْ زَكَـا جَـنَا	وَسَهِّلْ أَخَا حَمْدٍ وَكَمْ مُبْدِلٍ جَلَا
وَفِي هَـائِـهِ التَّـنْبِيْهِ مِنْ ثَابِتٍ هَدًى	وَ إِبْدَالُـهُ مِنْ هَـمْزَةٍ زَانَ جَمَّـلَا
وَيُحْتَمَلُ الْوَجْهَيْنِ عَنْ غَيْرِ مَا مَضَى	وَهَذَا هُوَ الْمُرْضَىّ فَاعْلَمْ لِتَعْمَلَا

اور لفظ ''ھٰأنتم'' کی ھاء میں (ورش اور قنبل کے لئے) الف نہیں ہے، اور یہ الف نہ ہونا بھی علمی اعتبار سے پاکیزہ ہے۔ اور اے قابل تعریف بھائی ''ھأنتم'' کے ہمزہ میں نافع اور بصری کے لئے تسہیل کر، اور کتنے ہی قاری (ورش کے لئے) ابدال بالالف کرنے والے ظاہر ہوئے ہیں۔

اور ''ھأنتم'' کی ھاء میں تنبیہ کا ہونا پایا جاتا ہے ایک ایسے قاری سے جو ہدایت پر ثابت قدم ہے (یعنی ابن ذکوان، کوفیون اور بزی کی قراءت میں ھانتم کی ھاء میں تنبیہ کا معنی ہے) اور (ورش اور قنبل کے لئے) ''ھأنتم'' کی ھاء ہمزہ سے بدل کر آئی ہے۔

اور مذکورین کے علاوہ (قالون، بصری، ہشام) سے دونوں وجوہ کا احتمال ہے، اور یہی مذہب راجح وپسندیدہ ہے، پس تو اس کو جان لے تاکہ اس پر عمل کر سکے۔

شرح: یعنی لفظ ''ھأنتم'' میں ورش اور قنبل الف نہیں پڑھتے، جبکہ نافع اور بصری اس کے ہمزہ میں تسہیل کرتے ہیں، اور ورش سے ابدال بھی منقول ہے۔ گویا کہ کل ۵ قراءات ہو گئیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

③ ھٰأنتم	(باثبات الالف وتسہیل الہمزۃ)	قالون، بصری
④ ھَأنتم	(بحذف الالف وتسہیل الہمزہ)	ورش
⑤ ھٰآنتم	(بابدال الہمزہ الفاً مع المدالمشبع)	ورش
⑥ ھَأنتم	(حذف الالف وتحقیق الہمزہ)	قنبل
⑦ ھٰأنتم	(اثبات الالف وتحقیق الہمزہ)	بزی، شامی اور کوفیون

اب اختلاف یہ ہے کہ "ھأنتم" کی ھاء، ہائے تنبیہ ہے یا ہمزہ سے بدلی ہوئی ہے۔ناظم فرماتے ہیں کہ بزی، کوفیون اور ابن ذکوان کے لئے اس کو ھاء، تنبیہ جبکہ ورش اور قنبل کے لئے اس کو ہمزہ سے مبدلہ تسلیم کیا جائے گا، جبکہ دیگر قراء (قالون، بصری اور ہشام) کے لئے دونوں وجوہ کا احتمال ہے۔ اس کے بعد ناظم فرماتے ہیں کہ یہی قول (قراء کو تین گروپوں میں تقسیم کرنے والا) درست اور صحیح ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے "ھانتم" کی ھاء کے بارے میں دو قول نقل کئے تھے، جن میں سے ایک قول یہ تھا کہ بزی، ابن ذکوان اور کوفیون کے لئے اس کو ھاء تنبیہ جبکہ ورش اور قنبل کے لئے ہمزہ سے مبدلہ تسلیم کیا جائے اور دیگر قراء (قالون، بصری اور ہشام) کے لئے دونوں وجوہ (یعنی ھاء تنبیہ یا ہمزہ سے مبدلہ) کا احتمال ہے۔جبکہ دوسرا قول یہ تھا کہ تمام قراء کے لئے دو وجوہ (ھاء تنبیہ اور ہمزہ سے مبدلہ) کا احتمال ہے، کما قال الشاطبی:

	وكم وجيهٍ به الوجهين للكل حمّلا

(شعر نمبر ۱۶/۵۶۱)

اور کتنے ہی باوقار لوگوں نے ھأنتم کو تمام قراء کے لئے دو وجوہ (ھاء تنبیہ اور ہمزہ سے مبدلہ) پر محمول کیا ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس دوسرے قول (کہ تمام قراء کے لئے دونوں وجوہ کا احتمال ہے) کو مرجوح کہا ہے اور پہلے قول کو پسندیدہ اور راجح قرار دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وَكُنْتُمْ تَـمَنَّونَ الَّذِى مَعْ تَفَكَّهُو	نَ عَنْ أَحْمَدَ خَفِّفْ مِنَ الْحِرْزِ تَعْدِلَا

اور ”کنتم تمنون“ کے ساتھ ”فظلتم تفکھون“ میں احمد (بزی) سے حرزالامانی کے طریق سے (فقط) تخفیف نقل کی گئی ہے، جو کہ عدل ہے۔

شرح: یعنی ﴿کنتم تمنون﴾ (آل عمران :۱۴۳) اور ﴿فظلتم تفکھون﴾ (الواقعہ:۶۵) کی تاءات میں بزی کے لئے شاطبیہ کے طریق سے فقط تخفیف ہی نقل کی گئی ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے ”حرزالامانی“ میں ان دونوں کلمات میں بزی کے لئے خلف نقل کیا ہے، جو کہ طریق کے خلاف ہے۔ کما قال الشاطبی:

وَكُنْتُمْ تَـمَنَّونَ الَّذِى مَعْ تَفَكَّهُونَ	عنه علي وجهين فافهم محصلا

اور ”کنتم تمنون“ (آل عمران) جو میم جمع کے بعد ہونے میں ”فظلتم تفکھون“ (الواقعہ) کے ساتھ ہے یہ دونوں بزی سے بتشدید تاء اور بتخفیف تاء دو وجوہ پر مروی ہے۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے طریق کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا ہے کہ ان دونوں کلمات میں بزی کے لئے فقط تخفیف ہی منقول ہے، خلف درست نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الانعام

وَعِنْدَ ابْنِ ذَكْوَانٍ فَصِلْ كَسْرَهَا اقْتَدِهْ	وَمَا قَصْرُهُ لِلْحِرْزِ يُرْوَى فَيُحْمَلَا

اور ''اقتدہ'' کی ھاء کے کسرہ میں ابن ذکوان کے لئے (فقط) صلہ کر، اور حرز الامانی کے طریق سے اس کا قصر نقل نہیں کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی ''اقتدہ'' کی ھاء میں ابن ذکوان کے لئے صرف صلہ ہے، جبکہ حرز الامانی میں مذکور قصر والی وجہ اگرچہ درست ہے مگر حرز الامانی کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے ''حرزالامانی'' میں چونکہ ابن ذکوان کے لئے لفظ ''اقتدہ'' میں خلف نقل کیا ہے:

ومد بخلف ماج	

''اور خلف کے ساتھ ''اقتدہ'' کی ھاء کے کسرہ میں ابن ذکوان کے لئے مد کرو''

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت فرماتے ہوئے کہا ہے کہ قصر والی وجہ شاطبیہ کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الأعراف

وَفِي بَصْطَةً بالصَّادِ لَا غيرَ فاقْرَأَنْ	مِنَ الْحِـرْزِ أَعْنِي لابْنِ ذَكْوَانَ فَانْقُلَا

اور "بصطة" سے فقط صاد کے ساتھ پڑھ، صاد کے علاوہ (سین سے) نہیں۔ حرز کے طریق سے یعنی ابن ذکوان کے لئے نقل کر۔

شرح: یعنی ﴿وزادکم في الخلق بصطة﴾ (الأعراف:٦٩) میں ابن ذکوان کے لئے بطریق شاطبیہ صرف صاد منقول ہے، سین کے ساتھ پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے حرز الامانی میں ابن ذکوان کے لئے "بصطة" میں خلف نقل کیا ہے جو کہ ان کے اپنے طریق کے خلاف ہے۔ کما قال الشاطبی:

وفي الخلق بصطة وقل فيهما الوجهان قولا موصلا

اور "في الخلق بصطة" میں خلاد اور ابن ذکوان کے لئے دو دو وجوہ ہیں۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ابن ذکوان کے لئے "بصطة" میں صرف صاد ہے، سین ان کے طریق سے ثابت نہیں ہے۔

وَفِي الرُّشْدِ حَرِّكْ وَافْتَحِ الضَّمَّ شُلْشُلَا	وَآخِرُ كَهْفٍ عِنْدَ بَصرٍ كَذَا اجْعَلَا

اور "الرشد" میں (حمزہ کسائی کے لئے) شین کو حرکت فتح دو اور راء مضمومہ کو فتح دو، اور سورۃ الکہف کے آخری کو (بصری کے لئے) اسی طرح کرو (یعنی راء مضموم اور شین دونوں کو فتحہ دو)

شرح: حمزہ کسائی "الرشد" کو بفتح الراء والشین پڑھتے ہیں۔ جبکہ بصری نے صرف ایک جگہ سورۃ الکہف کے آخری ﴿مما علمت رشداً﴾ (الکہف:٦٦) کو مثل حمزہ و کسائی بفتح الراء والشین پڑھا ہے۔ سورۃ الکہف کے آخری کلمہ کی تعیین کرنے سے دیگر کلمات مستثنیٰ ہو جاتے ہیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبی نے بصری کے لئے "حرز الامانی" میں مطلقاً سورۃ الکہف کو ذکر کیا تھا۔ کما قال الشاطبی:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

وفی الکھف حسنا (۱۸/ ۶۹۸)

’’اور سورہ الکہف میں (بفتح الراء والشین) بصری نے پڑھا ہے۔‘‘

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۃ الکہف کے تمام کلمات ’’رشدا‘‘ کو بصری بفتح الراء والشین پڑھتے ہیں، حالانکہ یہ غیر درست ہے۔ بصری فقط سورۃ الکہف کے آخری کلمہ میں (بفتح الراء والشین) پڑھتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یونس

مَعَ الْمَدِّ قَطْعُ السِّحْرِ حُكْمٌ وَ خُذْ لَهُ	بِتَسْهِيلِهِ أَيْضًا كَآلآنَ مُثِّلَا

ہمزہ قطعیہ والے "السحر" کے ہمزہ وصلی کو (ابدال کرتے ہوئے) مد سے پڑھا ہے بصری نے، اور اس بصری کے لئے تسہیل بھی لے لے جیسے "آلان" کی مثال دی گئی ہے۔

شرح: یعنی بصری کے لئے "السحر" میں دو وجوہ ہیں:

1۔ابدال 2۔ تسہیل جس طرح آلان میں دو وجوہ ہیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے 'حرز الامانی' میں بصری کے لئے "السحر" میں فقط ابدال نقل کیا تھا، اور تسہیل بیان نہیں کی تھی۔ کما قال الشاطبی:

مع المد قطع السحر حکم	

"بصری کے لئے ہمزہ قطعیہ ممدودہ کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے۔"

چنانچہ ناظم نے دوسری وجہ (تسہیل) کو بھی واضح کر دیا ہے جس کو امام شاطبیؒ نے چھوڑ دیا تھا۔

وَتَتَّبِعَانِ النُّونُ خِفَّ مَدًّا وَقُلْ	سُكُونٌ وَ فَتْحٌ وَ تَشْدِيدُ أُهْمِلَا

اور "و لا تتبعان" میں ابن ذکوان کے لئے نون مد کے اعتبار سے خفیف ہوا ہے، اور تو کہہ دے کہ سکون تاء، فتح باء اور تشدید نون (والی وجہ) کو مہمل کر دیا گیا ہے۔

شرح: یعنی "و لا تتبعان" کو ابن ذکوان نے بتخفیف نون پڑھا ہے، اور سکون تاء، فتح باء اور تشدید نون والی وجہ طریق کے خلاف ہے، لہٰذا اس کو نہیں پڑھا جائے گا۔

پس منظر: (دیکھیں شاطبیہ کا شعر نمبر ۷۵۲/۱۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ یوسف

وَإِشْمَامُ تَأْمَنَّا لِكُلٍّ وَرَوْمُهُ	وَقَدْ قِيلَ بِالإِدْغَامِ مَحْضًا وَوَهَّلَا

اور لفظ "تأمنا" میں تمام قراء کے لئے روم اور اشمام (مع الادغام) ہے، اور اس کلمہ میں (تیسری وجہ) ادغام محض بھی کہی گئی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

شرح: یعنی لفظ "تأمنا" میں اہل علم کے مختلف اقوال ہیں: بعض کہتے ہیں کہ اس میں دو وجوہ (روم اور اشمام مع الادغام) ہیں، جبکہ بعض نے ایک تیسری وجہ ادغام محض (بلا اشمام) بھی بیان کی ہے۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے واضح فرمادیا ہے کہ تیسری وجہ ضعیف ہے جو نا قابل اعتبار ہے۔

پس منظر: (دیکھیں شاطبیہ کا شعر نمبر ۲/۷۷۳)

وَبُشْرَايَ فَافْتَحْ ثُمَّ أَضْجِعْ فَقَلِّلَا	وُجُوهٌ عَلَى التَّرْتِيبِ عِنْدَ فَتَى الْعَلَا

اور "بشراي" میں فتح پھر امالہ پھر تقلیل کر ابو عمرو بصری کے نزدیک، وجوہ کی یہی ترتیب ہے (یعنی پہلے فتح پھر امالہ اور آخر میں تقلیل)

شرح: لفظ "بشراي" میں بصری کے لئے تین وجوہ ہیں جن کی ترتیب درج ہے:

1۔ فتح　　2۔ امالہ　　3۔ تقلیل۔

پس منظر: (دیکھیں شعر نمبر ۴/۷۷۵)

معاً وصل حاشا حج، واحذف بوقفه	لكل، ولكنا هو أثبت عن الملا

سورۃ یوسف کے دونوں "حاشا" کو بصری نے (وصل کرتے ہوئے) الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور اس الف کو وقف تمام قراء سبعہ کے لئے حذف کر دے اور "لکنا" کا الف تمام قراء سے (وقفاً) ثابت ہے۔

شرح: یعنی بصری نے سورۃ یوسف میں دونوں جگہ واقع "حاشا" کو وصلاً الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ دیگر قراء وصلاً حذف الف سے پڑھتے ہیں) جبکہ وقفا تمام قراء سبعہ ہی بحذف الف پڑھتے ہیں۔ اسی طرح ﴿لكنا هوالله ربي﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(الکھف:۳۸)میں تمام قراء نے وقفاً اثبات الف سے پڑھا ہے۔ رہی وصل کی بات، تو وصلاً ابن عامر کے سوا تمام قراء حذف الف سے پڑھتے ہیں۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے ”حرزالامانی“ میں چونکہ فقط وصل کا حکم بیان کیا تھا۔ وقف کا حکم بیان نہیں کیا تھا نیز لکنا کے بارے میں کچھ نہیں کہا تھا۔ کما قال الشاطبی:

(معاً وصل حاشا حج) (شعر نمبر۸/۷۷۹)

”سورہ یوسف میں دونوں جگہ حالت وصل میں حاشا بصری کے لئے بالالف بعد الشین غالب ہوا ہے۔“

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے اس کا وقفاً حکم بیان کر دیا ہے، نیز لکنا کا حکم بھی واضح کر دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الرعد

وَلِلشَّام فَاخْبُرْ مَاتَكَرَّرَ أَوَّلَا	سِوَى النَّازِعَاتِ النَّمْلِ مَعْ وَقَعَتْ فَلَا

اور شامی کے لئے استفہام مکرر میں سے پہلے (استفہام) کو خبر کے ساتھ پڑھ، سوائے سورۃ النازعات، سورۃ النمل اور سورۃ الواقعہ کے۔ ان تین سورتوں میں اخبار سے نہ پڑھو۔

شرح: استفہام مکرر جو قرآن مجید میں کل ۱۱ جگہ ۹ سورتوں میں واقع ہے۔ سوائے مذکورہ تین مقامات کے، دیگر تمام مقامات پر شامی پہلے استفہام کو اخبار کے ساتھ پڑھتا ہے، اور مستثنیٰ تین مقامات سورۃ النازعات، سورۃ النمل اور سورۃ الواقعہ ہیں۔ ان تینوں مقامات پر شامی پہلے کو بھی استفہام سے پڑھتا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے شامی کے لئے مستثنیٰ کلمات میں سے صرف سورۃ النازعات اور سورۃ الواقعہ کو ہی بصراحت مستثنیٰ کیا ہے۔ جبکہ سورۃ النمل کے مستثنیٰ ہونے کی صراحت نہیں کی۔ چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت کے ساتھ تینوں سورتوں کو شامی کے لئے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ الأحزاب

وَبالرُّوْم كُلُّ اللَّآءِ سَهِّلْ، وَأَبْدِلَا	بيَا سَاكِنٍ وَقْفاً ، لِمَنْ فِيْهِ سَهَّلَا

اور تمام جگہ لفظ ''اللاء'' میں وقفا تسہیل مع الروّم یا ابدال بیاء ساکنہ کر۔ ان قراء کے لئے جن کے لئے اس میں (وصلاً) تسہیل ہے۔

شرح: یعنی کلمہ ''اللآء'' پر جب وقف کیا جائے تو وصلاً تسہیل کرنے والوں (ورش، بزی اور بصری) کے لئے دو وجوہ ہیں:

① تسہیل مع الروّم

② ابدال بیاء ساکنہ

نیز تسہیل مع الروّم کی وجہ کے ساتھ ''اللآء'' میں مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے چونکہ (ورش، بزی اور بصری کے لئے) وقفاً فقط ایک ہی وجہ (ابدال بیاء ساکنہ) ذکر کی ہے (دیکھیں شعر نمبر ۹/۹۹۶) چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے صراحت کر دی ہے کہ وصلا تسہیل کرنے والے قراء کے لئے وقفا دو وجوہ ہیں۔

وَقَالُوْنُ حَالَ الْوَصْلِ فِي لِلنَّبي مَعْ	بُيُوتَ النَّبي الْيَاءَ شَدَّدَ مُبْدِلَا

اور حالت وصل میں قالون نے ''للنبي اور بیوت النبي'' کی یاء کو ابدال کرتے ہوئے مشدّد پڑھا ہے۔

شرح: یعنی قالون نے دو مقامات ''للنبي إن، بیوت النبي'' پر وصلاً یاء کو ابدال مع التشدید کے ساتھ پڑھا ہے۔ لیکن وقفا اپنی اصل پر عمل کرتے ہوئے ہمزہ کے ساتھ ہی وقف کرتے ہیں۔ گویا کہ وصلاً قالون، دیگر قراء (سوائے ورش کے) کی مانند ہی پڑھتے ہیں۔

پس منظر: امام شاطبیؒ نے ''حرز الامانی'' میں چونکہ قالون کے لئے فقط وصلاً حکم بیان کیا تھا اور وقف چھوڑ دیا تھا۔ (دیکھیں شعر نمبر ۱۵/۹۵۹) چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے (مفہوم مخالف سے) قالون کے لئے وقف کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ وہ وقفا اپنی اصل کے مطابق ہی پڑھتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورة الحشر

يَـكُونَ فَأَنِّثْ عَنْ هِشَام بِخُلْفِهِ	وَفِي دُولَـةٌ رَفْعٌ عَـلَى ذَيْنِ نُقِـلَا

اور لفظ"یکون" کوہشام کے لئے بالخلف مؤنث پڑھ (یعنی مذکر اور مؤنث دونوں وجوہ) اور لفظ"دولۃ" میں ان دونوں وجوہ (مذکر ومؤنث) کے ساتھ ہی رفع نقل کیا گیا ہے۔

شرح: یعنی ﴿کی لایکون دولۃ﴾ (الحشر:۷) میں لفظ "یکون" کوہشام نے خلف کے ساتھ مؤنث پڑھا ہے۔ (یعنی مذکر اور مؤنث دونوں وجوہ ہیں) جبکہ "یکون" کی ان دونوں وجوہ کے ساتھ "دولۃ" پر رفع نقل کیا گیا ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ کی کلام سے محسوس ہوتا تھا کہ شاید "یکون" اور "دولۃ" دونوں میں خلف ہے۔

کما قال الشاطبي:

ومع دولة أنث يكون بخلف لا	

(شعر نمبر۳/۱۰۶۷)

"اور مع لفظ دولۃ کے یکون کو خلف کے ساتھ ہشام کے لئے مونث پڑھو۔"

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے وضاحت فرمادی ہے کہ مذکورہ خلف فقط "یکون" میں ہے۔ "دولۃ" کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ "یکون" کی ان دونوں وجوہ کے ساتھ "دولۃ" میں صرف رفع ہی ہے۔ (نصب نہیں ہے۔)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورة الغاشية

وَلِلصَّادِ عَنْ خَــلَّادٍ فِي بِمُسَيْطِرِ	مَعَ الْجَمْعِ عِنْدَ السَّكْتِ يُهْمَلُ فَاعْقُلَا

اور "بمسیطر" کے صاد کے ساتھ خلاد کے لئے (اگلی آیات کو) جمع کرنے کی حالت میں (الأکبر میں) سکتہ مہمل قرار دیا گیا ہے، پس تو سمجھ لے۔

شرح: یعنی "بمسیطر" میں خلاد کے لئے دو وجوہ ہیں:

1۔اشمام الصاد زایاً 2۔الصاد الخالصۃ۔

اگر ﴿لست علیھم بمسیطر﴾ (الغاشیۃ:۲۱) سے لے کر (الأکبر) تک پڑھا جائے تو خلاد کے لئے تین وجوہ ہوں گی۔

1۔2۔بمسیطر میں اشمام کے ساتھ الأکبر پر نقل اور سکتہ

3۔بمسیطر میں خالص صاد کے ساتھ الأکبر میں صرف نقل ہو گی۔

جبکہ "بمسیطر" میں خالص صاد کے ساتھ "الأکبر" میں سکتہ کرنا مہمل ہے۔ کیونکہ "بمسیطر" میں خالص صاد من طریق الدانی عن أبی الفتح سے ثابت ہے۔ جبکہ ابو الفتح فارس کے نزدیک خلاد کے لئے اصلا سکتہ ہے ہی نہیں۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ نے 'حرز الامانی' میں فقط "بمسیطر" کا اختلاف ذکر کیا ہے جبکہ "الأکبر" کے ساتھ جمع کر کے پڑھنے کی وجوہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ کما قال الشاطبي:

مصيطر اشمم ضاع والخلف قللا	

(شعر نمبر ۱۱۰۹/۱۱)

"لفظ "مصیطر" کے صاد میں امام خلف کے لئے بلا خلاف اور خلاد کے لئے بالخلف اشمام کر۔

چنانچہ صاحب اتحاف البریہ نے آگے (الأکبر کے ساتھ) ملا کر پڑھنے کی جائز و ناجائز وجوہ کو واضح کر دیا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سورۃ العلق

وَعَنْ قُــنْبُلٍ فَاقْصُرْ رَآهُ وَمُـدَّهُ	فَقَدْ صُحِّحَ الْوَجْهَانِ عَنْهُ فَأَعْمَلَا

اور قنبل کے نزدیک لفظ "رآہ" میں قصر اور مد، دونوں وجوہ صحیح ثابت ہیں پس تو ان دونوں پر عمل کر۔

شرح: یعنی قنبل نے ﴿أن رّآہ استغنی﴾ (العلق:۷) میں "رآہ" کے ہمزہ میں قصر اور مد دونوں وجوہ کی ہیں۔

پس منظر: امام شاطبیؒ فرماتے ہیں:

وعن قنبل قصراً روی ابن مجاهد	رآه ولم یاخذ به متعملا

(۱۱۱۵/۱)

"اور قنبل سے ابن مجاہد نے قصر روایت کیا ہے، لیکن اس پر عمل نہیں کیا ہے۔

لیکن ابن مجاہد کی یہ رائے غیر صحیح، اور نقل صحیح کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں رکھی۔ درست اور صحیح بات یہی ہے کہ قنبل کے لئے قصر اور مثل جمہور مد دونوں وجوہ صحیح اور متواتر ہیں۔ صاحب اتحاف البریہ نے اس غلطی کی نشاندہی فرمائی ہے کہ قنبل کے لئے دونوں وجوہ (مد اور قصر صحیح ثابت ہیں۔ اور ابن مجاہد کا قصر پر عمل نہ کرنا غیر معتبر ہے۔)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

باب التکبیر

وَبَعْضٌ لَـهُ مِنْ آَخِرِ اللَّيْلِ وَصَلَا	أَرَادَ بِهِ بِـدْءَ الضُّــحَى مُتَأَوِّلَا

اور بعض نے بزی کے لئے اس (تکبیر) کو آخر "والّلیل "سے پہنچایا ہے۔اور اس نے (یعنی امام شاطبی نے اس شعر سے) سورۃ الضحیٰ کی ابتداء مراد لی ہے۔

شرح: یعنی بزی سورۃ الضحیٰ کے آغاز سے تکبیر پڑھتے ہیں، باقی آخر اللیل کا ذکر مجازاً کر دیا ہے، مراد ابتداءوالضحیٰ ہی ہے۔

پس منظر: چونکہ امام شاطبیؒ کی کلام (وَبَعْضٌ لَـهُ مِنْ آَخِرِ اللَّيْلِ وَصَلَا) (۸/۱۱۲۸)

سے محسوس ہوتا ہے کہ بزی نے سورۃ اللیل کے آخر میں تکبیر کہی ہے۔ حالانکہ آخر اللیل کا ذکر مجازاً ہے حقیقت یہی ہے کہ تکبیر سورۃ الضحیٰ کے شروع میں ہے۔ چنانچہ امام شاطبیؒ نے بھی آخر اللیل سے مراد بدءالضحیٰ ہی مراد لیا ہے۔

وَقَــدْ تَمَّ إِتْحَــافُ الْــبَرِيَّةِ مُرْشِدًا	فَأَحْمَدُ رَبَّ الْعَرْشِ خَتْمًا وَأَوَّلَا
وَصَلِّ عَلَى الْمَبْعُوثِ بِالنُّورِ وَالْهُدَى	وَآلٍ وَصَحْبٍ يَا إِلٰهِي وَمَنْ تَـلَا

اور تحقیق رہنمائی کرنے والی کتاب اتحاف البریہ مکمل ہو چکی ہے۔ میں رب العرش کی تعریف کرتا ہوں اوّل و آخر میں۔ اے اللہ! رحمت کر مبعوث پیغمبر جناب محمد ﷺ پر نور اور ہدایت کے ساتھ، اور تو رحمت کر ان کی آل پر، صحابہ پر اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں پر۔

انتهت ترجمة هذا الكتاب يوم الأحد تاريخ ۰۸/۷/۱۳ء

صباحاً ساعة احدى عشر وثلاثون دقيقة

شارح: قاری محمد مصطفیٰ راسخ

.........☆☆☆.........